

محمدؐ کے جلوؤں میں کھوجاؤں ایسا
دکھائی نہ دے کچھ سوائے محمدؐ

نظیر کرم

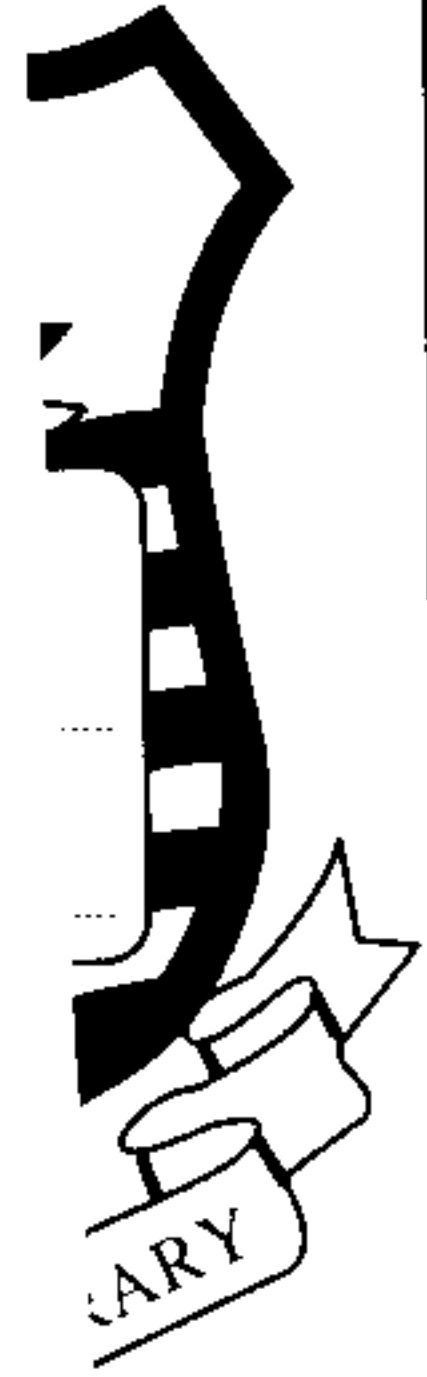
نعتیہ
شعری مجموعہ

ابوالحسن محمد طاہر حسین قادری

ریختہ قلم:

ذخیرہ پر

جولائی 2014ء



محمدؐ کے جلوؤں میں کھو جاؤں ایسا
دکھائی نہ دے کچھ ، سوائے محمدؐ

نظرِ کرم

(نعتیہ شعری مجموعہ)



ریختہ قلم:

ابوالحسن محمد طاہر حسین قادری

135187

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَعْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلِ كَرِیْمٍ

ترتیب

صفحہ نمبر	نظرِ کرم	نمبر شمار
۶	اسمائے مصطفیٰ ﷺ	۱
۹	پیش گفتار	۲
۱۱	تُو کائناتِ حُسن ہے یا حُسنِ کائنات	۳
۱۲	تقریظ	۴
۱۷	سلامِ شوق	۵
۱۹	یا الہی! خواجہ بطحا کے در کی خیر ہو	۶
۲۱	نعتِ مصطفیٰ ﷺ	۷
۲۳	نعت کیا ہے؟	۸
۲۵	الہی مجھے ہو لقائے محمدؐ	۹
۲۶	جانثارانِ رسولِ مہِ کامل ہم ہیں	۱۰
۲۸	قبلہ دل کعبہ جان رسولِ عربی	۱۱
۳۱	اک مدح سرا ہوں تیرا سرورِ عالم	۱۲
۳۲	دنگیری میری فرمائیے مکی مدنی	۱۳
۳۷	میرے آقا میرے سلطان سا کوئی بھی نہیں	۱۴
۴۰	نگاہِ کرم، تاجدارِ مدینہ	۱۵
۴۱	لازم ہے مومنوں پہ محبت حضور کی	۱۶

نظرِ کرم

۲۴	ہر طرف جاری ہے فیضانِ رسول	۱۷
۲۵	لاج ہے میری حبیبِ دوسرا کے ہاتھ میں	۱۸
۲۷	رسولِ اکرم، حبیبِ عالم ہے مرتبہ بے مثال تیرا	۱۹
۵۰	غریبوں کی مشکل کشا کرنے والے	۲۰
۵۲	کہاں تک بیاں ہوں کمالِ محمدؐ	۲۱
۵۳	مہلی جب سے تیرے در کی گدائی	۲۲
۵۴	سید الانبیاء سے نسبت ہے	۲۳
۵۵	میں ہوں غلامِ حضرت خیر الانام کا	۲۴
۵۷	ساری دنیا میں کوئی ہے میرے آقا جیسا	۲۵
۶۰	میری آنکھوں نے جب سے روضہ سرکار دیکھا ہے	۲۶
۶۳	خواجہ بطحا، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم	۲۷
۶۶	مجھ پہ ہر لمحہ میرے خیر الوریٰ کا ہاتھ ہو	۲۸
۷۰	آپ کے در کا گدا ہوں یا نبی ﷺ	۲۹
۷۱	محمدؐ منظرِ نورِ خدا ہیں	۳۰
۷۲	سرکارِ دو جہاں کا جلوہ ہے لا جواب	۳۱
۷۷	میرے آقا میرے سرکار مدینے والے	۳۲
۷۹	چاہیے مجھ کو محبت آپ کی	۳۳
۸۲	نام نبی کو جب بھی لیا ہے دُعا کے ساتھ	۳۴
۸۷	آپ کی نظرِ کرم کا ہی اثر ہے آقا	۳۵
۹۰	سنیو! نعرہ لگاؤ یا رسول اللہ کا	۳۶
۹۳	وظیفہ ہے میرا نام محمدؐ	۳۷

تظیرِ کرم

۹۴	۳۸	سراجاً منیراً حبیبِ خدا ہیں
۹۶	۳۹	لبوں پہ ہو میرے ہمیشہ مدینہ
۹۹	۴۰	میرے لبوں پہ نام رسولِ کریم کا
۱۰۲	۴۱	سید الانبیاء کا چہرہ
۱۰۴	۴۲	دل میں ہر پل جستجوئے یار ہو
۱۰۷	۴۳	اُن کا خیال ہی تو میری کائنات ہے
۱۱۰	۴۴	یا رسول اللہ کرم فرمائیے
۱۱۱	۴۵	ہیں میرے تاج و رمدینے میں
۱۱۲	۴۶	ہر طرف چھایا ہوا ہے خواجہ بطحا کارنگ
۱۱۳	۴۷	میرے آقا میرے مدنی پیارے
۱۱۵	۴۸	کرم جو مجھ پہ ہوا ہے میری اوقات کہاں
۱۱۹	۴۹	ورائے فہم ہے شانِ محمدؐ
۱۲۱	۵۰	مجھ پہ بھی ہو میری سرکار تیری تظیرِ کرم
۱۲۳	۵۱	میرا رسول ہے جسے محبوبِ گل کہیں
۱۲۶	۵۲	محبوبِ کبریا کو حبیبِ ازل کہیں
۱۲۸	۵۳	تمہارا گدا ہوں میرے کملی والے
۱۳۱	۵۴	فرشتوں کے سروں پر ہے میری سرکار کی چادر
۱۳۳	۵۵	سلام بحضور خیر الانام ﷺ
۱۳۵	۵۶	قطعہ تاریخ (جناب محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری)
۱۳۷	۵۷	فہرست مؤلفات و مرتبات (2010ء تک)

اسمائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اسمائے مصطفیٰ ﷺ

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اسمائے مقدسہ

کے بارے میں فرمایا، آپ ﷺ کا اسم گرامی

پہلے آسمان پر احمد

دوسرے آسمان پر مجتبیٰ

تیسرے آسمان پر مرتضیٰ

چوتھے آسمان پر مزکی

پانچویں آسمان پر مجیب

چھٹے آسمان پر مظہر

ساتویں آسمان پر مقرب

عرش بریں پر حبیب اللہ

کرسی کی پیشانی پر رسول اللہ

لوح محفوظ میں صفی اللہ

اللہ کے نزدیک عبد اللہ

اہل عرش کے نزدیک عبد المجید

اہل دوزخ کے نزدیک عبد الجبار

پہاڑوں میں عبد الخالق

جنگلی درندوں میں عبد الزاق

جنات میں عبد الرحیم

درندوں کے نزدیک عبدالستلام
 پرندوں کے نزدیک عبدالقدوس
 حشرات الارض کے نزدیک عبدالغیاث
 خشکی میں عبدالقادر

مچھلیوں میں عبدالقدوس
 شیاطین کے نزدیک عبدالقہار
 اہل جنت کے نزدیک عبدالکریم
 چوپایوں کے نزدیک عبدالمومن
 سمندروں میں عبدالمہیمن

انبیاء میں عبدالوہاب
 انجیل میں فارقلیط (حق و باطل میں فرق و امتیاز کرنے والے، احمد)
 تورات میں طاب طاب

زبور میں عاقب (پیچھے آنے والے، سب کے بعد آنے والے)
 صحف موسوی میں روح القدس اور روح الحق
 نیز حمطاء اور ماژماژ

حمناسریانی زبان میں
 برقلیطس رومی زبان میں (جس کے معنی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں)
 اہل زمین کے نزدیک محمد رسول اللہ ہیں

☆☆☆☆☆

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

پیش گفتار

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء
والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين

دل میں حضورِ نلیہ السلام کی محبت کا پیدا ہونا ایک نعمت ہے اور اس نعمت کے اظہار کا نام نعت ہے۔ کتابِ فطرت کے آغاز سے لے کر انجام تک یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ جس کا ذکر خالق بلند فرما رہا ہے اس کی توصیف مخلوق کے بیان سے ماورئی ہے۔ گویا ذکر بھی لامحدود، ذکر بھی لا محدود اور مذکور بھی لامحدود ہے۔

آپ ﷺ کی مدح و ثناء میں ہزاروں دیوان مرتب ہوئے اور لاکھوں اشعار لکھے گئے لیکن پھر بھی بات یہاں تک پہنچی،

تمہے اوصاف کا ایک باب بھی پورا نہ ہوا

نعت کی تین اقسام ہیں:

اول:- آپ کے مقام و مرتبہ، جمال ظاہری اور اوصافِ حمیدہ کو موزوں الفاظ میں بیان کیا جائے۔

دوم:- اپنی وارثی، شوق اور والہانہ درد و سوز کو بذریعہ بادِ صبا التماس کی صورت میں عرض کیا جائے۔

سوم:- چشمِ تصور میں خود مو اوجہ شریف پر حاضر ہو کر اپنی عرض و تمنا بارگاہِ بیکس پناہ میں پیش کی جائے۔

لیکن یہ سب کچھ آپ کی نگاہِ لطف و عنایت سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ کسی کے بس اور قابلیت

کی بات نہیں۔

سہری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے

قدم یہ اٹھتے نہیں ہیں، اٹھائے جاتے ہیں

راقم السطور 25 جون 2007ء کو پاکستان سے واپس برطانیہ آیا تو دل میں خیال پیدا ہوا۔

اللہ کریم نے فرصت کا ایک اور موقع نصیب فرمایا ہے۔ کیوں نہ ایک نعتیہ دیوان مرتب کیا جائے

۔ اگر توفیق الہی رفیق رہی تو مجھ خاکسار پر یہ ایک نعمت سے کم نہ ہوگا۔ لہذا 26 جون سے نعتیں لکھنے

کا آغاز کیا اور اگلے ماہ 28 جولائی تک 48 نعتیں لکھی گئیں۔

اس دورانہ میں سفر بھی رہا اور کچھ دن عرس کے سلسلہ میں جامعہ الکریم بھی رہنے کا اتفاق ہوا۔ لیکن نعتوں کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ تین نعتیں کچھ عرصہ قبل تحریر کی تھیں انہیں بھی شامل کر کے ان 51 نعتوں کو علیحدہ ایک کاپی میں درج کیا اور اس مجموعہ کا نام ”نظرِ کرم“ رکھا۔ یہ واقعی سرکارِ دو جہاں ﷺ کی اس خاکسار پر نظرِ کرم کا نتیجہ ہے۔ ورنہ میں کیا اور میری حیثیت کیا۔ یہ سب کرم بالائے کرم اور اس دربارِ معلیٰ کی ادنیٰ سی خیرات ہے۔

سے مرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیئے ہیں دُربے بہا دیئے ہیں

آخر میں رحمن و رحیم پروردگار سے ملتی ہوں کہ یہ چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ جو رسول اکرم، نور مجسم، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحسینہ والثناء کی مدح سرائی میں بطور عرض داشت پیش کئے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مزید توجہات کریمانہ اس خاکسار کے شامل حال رہیں۔ آمین

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا بھلا ہو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحُكْمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِ

خاک راہِ بطحا

ABUL HASSAN. M. TAHIR HUSSAIN QADRI

36. PRIDRY GATEWAY BORDLESLEY GREEN

BIRMINGHAM B9 5NF ENGLAND

7-8-2007

تُو کائناتِ حُسن ہے یا حُسنِ کائنات

”نعتِ مومن کا وظیفہ حیات، ادیب کا سرمایہ فن، دانشور کی آبروئے فکر، اہل دل کا سامانِ شوق، شبِ زندہ دار کی آخری پہر کی بانگِ بلالؓ، پروانے کا سوز، بلبل کا ساز، قلب کا گداز، آئینہٴ روح کی تاب، آبشارِ محبت کا ترنم، قلزمِ عشق کی موج، منزلِ سعادت کا چراغ، کتابِ زیست کا عنوان، حیاتِ عشق کی گرمی، سینہٴ کائنات کا راز، دیدہٴ نمناک کا موتی، خاکِ حجاز کی مہک، فضائے طیبہ کی نکبت، ازل کی صبح، ابد کی شام اور شاعر کے رتجوں کا حاصل ہے۔ نعت سے غنچہٴ روح کھلتا، چشمہٴ جاں اُبلتا، گلشنِ ایماں مہکتا، بحرِ شوق اُٹتا، افقِ فکر چمکتا، سینہٴ ذوق مچلتا، قلبِ کون و مکاں دھڑکتا، حُسنِ زندگی نکھرتا اور قدِ شعر و فن اُبھرتا ہے۔“

نعت سے دماغِ روشنی، قلمِ پاکیزگی، افکارِ تازگی، خیالاتِ توانائی، الفاظِ رنگینی اور لہجےٴ رعنائی پاتے ہیں، نعتِ مضمون کو عزت، عنوان کو شہرت، اسلوب کو ندرت، بیان کو وسعت اور کلام کو قوت عطا کرتی ہیں۔ نعتِ تخیل کے نازک آگینے، عشق کے بے بہا خزینے، حرف و لفظ کے رواں دواں سفینے اور اظہار و بیان کے خوبصورت قرینے کا دوسرا نام ہے۔

یوں کہیے کہ انسانی ذہانت جب عروج پر پہنچتی ہے تو وہ نعت بن جاتی ہے، صبحِ سعادت جب طلوع ہوتی ہے تو نعت بن جاتی ہے، اسلامی ثقافت جب ثمر بار ہوتی ہے تو نعت بن جاتی ہے، فکری صداقت جب نصیب ہو جاتی ہے تو نعت بن جاتی ہے، خفتہٴ قسمت جب جاگ اُٹھتی ہے تو نعت بن جاتی ہے، طلبِ صادق جب موج بن کر کروٹ لیتی ہے تو نعت بن جاتی ہے اور شاعری جب بیکراں التجا میں ڈھلتی ہے تو نعت بن جاتی ہے۔“

صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی

تقریظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خلاقِ عالم ربِّ قدوس و سبوح جس کسی کو اپنی خاص کرم نوازیوں، کرم گستریوں اور کرم فرمائیوں سے ہمکنار فرمانا چاہتے ہیں اور اس کی روح کو اس قابل سمجھتے ہیں تو عالم ارواح میں ہی اس کو عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی نعمتِ عظمیٰ سے بہرہ ور اور مالا مال فرمادیتے ہیں۔ وہ روح اس دنیائے رنگ و بو میں وجودِ عنصری کے قفس میں عمر بھر جمالِ جاناں حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ و الثناء کی لذتوں سے ملذذ ہونے کے لئے تڑپتی اور پھڑکتی رہتی ہے اور اس حسنِ مطلق کی یاد میں گنگنائی، دل کو بہلاتی اور گرماتی رہتی ہے۔ اور اس تڑپ اور سوز و گداز میں بھی سکونِ حقیقی اور اطمینانِ تحقیقی سے ہمکنار ہوتی رہتی ہے۔

اور یہ مسلمہ حقیقت اور مصدقہ امر ہے کہ محبوب کی ذات ستودہ صفات سے ہر وہ شے جو منسوب و موسوم ہو سے بھی پیار و محبت اور وہابانہ عشقیت ہوتی ہے یعنی محبوب کے در و دیوار سے، کوچہ و بازار سے، اس کے ہریار اور دلدار سے، یہاں تک کہ خاکِ درِ حبیب پہ ہر نقش و نگار سے بھی عشقیت و محبت ہوتی ہے۔

چونکہ روح کی منزل مقصودِ حقیقی تو جمالِ جاناں کے سوا کچھ نہیں ہوتی اس لئے مراتب و مدارج اور کمالات و مقامات کو سنگِ میل سمجھتے ہوئے ان سے گذر جاتی ہے وہاں قیام نہیں کرتی اور وجودِ عنصری کو بھی صبغۃ اللہ کے رنگ میں شدتِ شوقِ محبوب سے رنگ لیتی ہے۔

یہ ذاتِ پاک اور رسولِ کریم علیہ التحیات و التسلیم سے ازلی محبت کی کرشمہ سازی ہے کہ ذریعہ نظر صاحبزادہ محمد طاہر حسین قادری کے اس نعتیہ کلام میں قدمِ قدم پر ذوق و شوق اور اشتیاق و محبت اور سوز و گدازِ عشق کے چشمے اُبلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ذَلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ

يَسْتَأْذِنُ (الآية)۔ میں نے صاحبزادہ صاحب کے اس نعتیہ کلام ”نظرِ کرم“ کو بنظر غائر دیکھنے کا شرف حاصل کیا۔ آپ کا رسول عربی ﷺ کی ذات ستودہ صفات سے والہانہ عشق قدم قدم پر رہبری کرتا ہوا نظر آتا ہے اور اپنے ساتھ وادی عشق کے طول و عرض میں لے جا کر تصورِ رخ محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اس قدر محو و مستغرق کر دیتا ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی۔ اور نہ اپنی تو پھر خوف و غم کیسا۔ رنج و اندوہ کیا ہے۔

محبوب کے جلوؤں میں بلکہ خیالوں میں کھو جانے کا نام معراج عشق ہے تو آپ کی ایک اچھتی سی نگاہ حاصل کمالات و تجلیات اور علتِ غائی مقامات ہے۔ اور آپ کی متبسمانہ نظر کو اہل محبت دین و ایمان تو کیا جلوہ ذات سبحانہ و تعالیٰ کہتے ہیں۔

صاحبزادہ صاحب کا ہر شعر عشقِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء میں ڈوبا ہوا کہیں وزن سے بے نیاز بھی ہو جائے تو بھی آبِ حیات کی حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ جس سے دلوں کو زندگی جاوید ہوتی نظر آتی ہے۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

من ندائم فاعلات فاعلات

شاعری کردم یہ از آب حیات

اس کا وزن فاعلات فاعلات فاعلات ہے۔ آپ فرما رہے ہیں، میں شعر کے وزن کو نہیں جانتا لیکن شعر آبِ حیات سے بہتر کہہ دیتا ہوں۔

صاحبزادہ صاحب کے اس نعتیہ شعر کو دیکھا جائے تو حضور پر نور ﷺ کی ذات ستودہ صفات سے آپ کا عشق ذاتی عروج پر نظر آتا ہے۔ اور اپنے آپ سے گزر کر محمد عربی ﷺ کے جلوؤں میں محو کر صرف آنحضرت ﷺ کو ہی دیکھنے کی حقیقی طلب سے سرشار نظر آتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

محمد کے جلوؤں میں کھو جاؤں ایسا

نظر میں نہ آئے سوائے محمد

حضور کا اول میں بھی اور آخر میں بھی نام پاک۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے حضور نے یہ سب

کچھ اپنے جلو میں اور اپنی آغوش میں لے رکھا ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں:
 ہے معراج میرے دل و جان و روح کی
 کہ تم پر فدا ہوں میرے کملی والے
 یہ دیوان ”نظرِ کرم“ کا ہے صدقہ
 وگرنہ میں کیا ہوں میرے کملی والے
 ہیں کشکول آنکھوں کے دو ٹھیکرے سے
 لقا چاہتا ہوں میرے کملی والے

سبحان اللہ۔ حضور پاک صاحبِ لولاک ﷺ پر فدا ہونے کو دل و جان اور روح کی معراج
 کہہ کر حقیقتِ معراج بیان کی جا رہی ہے۔ اور عاجزی و انکساری کا اظہار کرتے ہوئے ”نظرِ کرم“
 کا صدقہ دیوان کی صورت میں حاصل کر رہے ہیں اور پھر آنکھوں کو دو ٹھیکروں کی صورت میں
 کشکول گدائی قرار دے کر دیدارِ محبوب پاکؐ کو اپنی منزل مقصود کہہ رہے ہیں۔

عاشقِ جمالِ جاناں کا یہی کمالِ عشق ہوتا ہے کہ وہ اپنے دلدار پر سب کچھ قربان کر دینے میں
 ہی سوغاتِ عشق پاتا ہے اور آتشِ شوق مزید بھڑکاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:
 طاہرِ خستہ کی ہے یہ التجا
 جان و دل سب کچھ ہو قربانِ رسولؐ

اور یہاں کس انوکھے اور اچھوتے انداز سے حقیقتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے وجود
 کریم سے پردہٴ بشریت سرکاتے نظر آتے ہیں اور بے پردہٴ حُسنِ حقیقت کے دیکھنے والے کی نگاہ
 مست اور چشمِ تر کی خیر چاہتے ہیں۔

دیکھتی ہے میم کے پردہ میں جو حُسنِ قدیم
 اس نگاہِ مست کی اس چشمِ تر کی خیر ہو

فطرتِ انسانیہ ہر جگہ پر کسی نہ کسی سہارا کی متمنی اور محتسب ہوتی ہے اور جب اسے حضورِ پُر نور

حبیب کبریاء محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا سہارا مل جائے تو فکر کیسا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

فکر کیا دنیا و عقبی کا تجھے طاہر حزین

ذور تیری ہے حبیب کبریاء کے ہاتھ میں

ذور نے سرکار کی راہ دکھا دی ہے یعنی میرا سب کچھ آپ کے ہی ہاتھ میں ہے اور جب

آپ کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہے **يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ** (الایہ) تو کسی مقام پر کسی وقت کسی اور کا

فکر کیسا۔

اور اسی طرح صاحب فکر دو عالم سے کس طرح رہائی پانے کا حقیقیہ حقیہ اور مجربہ

نسخہ بیان فرماتے ہیں:

مٹی جب سے تیرے در کی گدائی

ہوئی فکر دو عالم سے رہائی

اور چشم تصور میں سر عرش معلیٰ کو دیکھ کر جس انداز سے حقیقت محمدیہ کو واشگاف الفاظ میں

بیان کر دیا ہے۔ عاشق جمال مصطفیٰ اور شیفۃ حسن معرفت کبریاء جھومے بغیر نہیں رہ سکتا اور وجد

کی کیفیات میں گم ہو کر اپنے آپ میں نہیں رہ سکتا۔ فرماتے ہیں:

سر عرش علیٰ چشم تصور سے ہے جب دیکھا خدا دیکھا نہیں بس احمد مختار دیکھا ہے

انہیں دیکھا نہیں جانا یہی معراج ہے میری کہ طاہر نے فنا ہو کر جمال یار دیکھا ہے

اور اپنا مذہب عشق رسول ﷺ قرار دے کر روح مذہب بیان کر دیا ہے اور پھر عشق کے

تقاضے کو چند لفظوں میں بیان کر کے عشق رسول ﷺ کے حقیقی کو ساتھ ہی بیان کر دیا ہے۔ فرماتے

ہیں:

مذہب طاہر حزین عشق رسول خاک بطحا پر فدا ہوں یا نبی

آپ کے در کا گدا ہوں یا نبی گو برا ہوں یا بھلا ہوں یا نبی

اور اپنے ہم مسلک حضرات کو اپنے ساتھ ملاتے ہوئے کما خوب نصیحت فرماتے ہیں اور یا

رسول اللہ ﷺ کے نعرہ کے منکر پر کس طرح تیر برساتے ہیں۔

سنیو! نعرہ لگاؤ یا رسول اللہ کا

ہم رسول اللہ کے عالم رسول اللہ کا

تیر منکر پر چلاؤ یا رسول اللہ کا

کہتے ہیں ”ہر چہ در جان بنی در جہاں بنی“ یعنی جو کچھ جان میں نظر آتا ہے وہی کچھ جہاں

میں نظر آتا ہے۔ چونکہ بحمد اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب عشق رسول ﷺ کے میخوار ہوا چاہتے ہیں

۔ اسلئے انہیں سارا عالم اسی بادۂ عشق کا میخوار نظر آتا ہے۔ فرماتے ہیں:

چل رہا ہے بادۂ عشق رسول

سارا عالم کیوں نہ پھر میخوار ہو

الغرض جس ذوق و شوق اور عشق مصطفیٰ ﷺ میں ڈوب کر صاحبزادہ صاحب نے نعتیں

لکھیں قابل صد آفریں اور لائق ہزار تحسین ہیں۔

اپنے جذبات و خیالات اور تصورات و نظریات کو جامہ الفاظ و تحریر پہنا کر بیان کرنا اور پھر

اشعار کی صورت میں اپنی طبع کی جولانیوں کو ادب و احترام محبوب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بیان کرنا

یہ خلاق عالم کی خاص مہربانیوں اور حضور اکرم ﷺ کی خاص ”تقریر کرم“ سے ہی ہو سکتا ہے اور وہ

جس کو اپنا سمجھتے ہیں مٹا دیتے ہیں۔

دعا ہے کہ رب قدوس و سبحان صاحبزادہ صاحب کو رسول کریم علیہ ارحمۃ و التسلیم کے عشق و

محبت میں مزید محو و مستغرق فرمائے اور اپنی حقیقت حقیقیہ اور حقیقہ سے حجابات ہٹا کر اپنے جلو

سے ہر شار فرمائے اور اپنے شیخ کے فیوضات و برکات فراواں سے بہرہ ور فرمائے۔

اللہم! بجاہد سیدہ! لہر سلیب و غوثہ! لعاشقین علیہ! لانتعبات

لانتعبات! لہجہ لہجہ لہجہ لہجہ لہجہ!

صاحبزادہ ابوالحق محمد انوار حسین قادری

زیب سجادہ دربار پیر جلو آٹوی، جلو آنہ شریف (تاندلیا نوالہ) ضلع فیصل آباد

20-11-07

سلام شوق

سلام اے چارہ سازِ دردمنداں
 سلام اے مونسِ جانِ پریشاں
 سلام اے داروے دردِ دل و جاں
 سلام اے سید و سالارِ خوباں
 سلام اے جانِ رحمت، جانِ دوراں
 سلام اے شہریارِ مدِ جیناں
 سلام اے وارثِ اسلام و قرآن
 سلام اے یوسفِ زُخسارِ خوباں
 سلام اے خالقِ اکبر کے مہماں
 سلام اے جانِ عالم، جانِ جاناں
 سلام اے نازشِ سرورِ خراماں
 سلام اے زینتِ ایوانِ سبحاں
 سلام اے سرور و سالار و سلطان
 سلام اے بزرگِ حق، نورِ دل و جاں
 سلام اے شاہِ شاہاں، جانِ جاناں
 سلام اے صاحبِ عالم بہرِ شاں
 سلام اے فصلِ حق، ماہِ درخشاں
 سلام اے تاجدارِ بزمِ امکاں
 سلام اے بے نواؤں کے نگہباں
 سلام اے نمگسارِ حالِ پنہاں
 سلام اے بندہ پرور شاہِ شاہاں
 سلام اے قبلہ و کعبہِ ایماں
 سلام اے حضرتِ محبوبِ یزداں
 سلام اے زینتِ افزائے حسیناں
 سلام اے والیٰ ملکِ سلیمان
 سلام اے عیسیٰ بیمارِ ہجران
 سلام اے خاتمِ اوراقِ ادیاں
 سلام اے طالب و مطلوبِ رحماں
 سلام اے لطفِ بخششِ ظلِ اماں
 سلام اے رونق و نازِ گلستاں
 سلام اے شاہِ عالم، شاہِ شاہاں
 سلام اے نورِ حق بر صورتِ انساں
 سلام اے مصطفیٰ شاہِ رسواں
 سلام اے جلوۂ تصویرِ یزداں
 سلام اے مہرِ عالم، مہرِ تاباں
 سلام اے بادشاہِ جن و انساں

سلام اے گوہرِ دریائے احساں
 سلام اے افتخارِ بزمِ عرفاں
 سلام اے ہادی و ساقی، مستان
 سلام اے بے سرو ساماں کے ساماں
 سلام اے قلبِ شکستہ کے ارماں
 سلام اے بزمِ برہاں، جانِ برہاں
 سلام اے امتیازِ عشق و ایقان
 سلام اے سرگروہِ بزمِ پا کاں
 سلام اے چارہ سازِ ہر مسلمان
 سلام اے وادرس، آماںِ خرماں

سلام اے تکیہ گاہِ ما غریباں

سلام اے چارہ گر طاہر پریشاں

یا الہی! خواجہ بطحا کے در کی خیر ہو

یا الہی! خواجہ بطحا کے در کی خیر ہو
ہم فقیروں، بیکسوں کے چارہ گر کی خیر ہو

پوچھتا جن کو نہیں اپنا، پرایا کوئی بھی
پوچھنے والے مرے اُس تاجور کی خیر ہو

آپ کے ٹکڑوں پہ ہے اپنا گزارہ رات، دن
دینے والے قاسم قدرت کے گھر کی خیر ہو

جس کا سینہ الفت احمد سے روشن زیر خاک
گوشہ رضواں ہو یارب اُس قبر کی خیر ہو

ہو گئے سیراب سب، ساتی جہاں محبوب رب
صاحب عالم تیرے دستِ نظر کی خیر ہو

امت سرکار کی خاطر کھڑے روح الامین
پر بچھائے راستے پر رہگور کی خیر ہو

حشر میں شاہ ام نے فکر امت کے سبب
رکھ دیا جو خاک پر اس پاک سر کی خیر ہو

بے حجاب اُن کی نظر میں ہے مکان و لامکان
اے میرے داور، تیرے علم و ہنر کی خیر ہو

جن کے آگے بند فصحاءِ عرب کی ہے زباں
ناطقِ قرآن، زبانِ پُر اثر کی خیر ہو

بے زرو بے گھر نہیں کوئی تیرے ہوتے ہوئے
حضرتِ سلمان، بلائ و ابوذر کی خیر ہو

دیکھتی ہے میم کے پردہ میں جو حسنِ قدیم
اس نگاہِ مست کی اس چشمِ تری کی خیر ہو

بہر صدیق و علی، فاروق و عثمانِ غنی
میرے مولیٰ سنیوں کے ہر بشر کی خیر ہو

گل سلاسلِ اولیاء کے جس قدر مشہور ہیں
متصل ہر ایک راہی، راہِ بر کی خیر ہو

عالمِ اسلام کی اور ارضِ پاکستان کی
ہو جہاں آباد اسلامی شہر کی خیر ہو

فصلِ حق شامل اگر ہو پھر کوئی مشکل نہیں
رقص کر طاہر تیرے روزِ حشر کی خیر ہو

نعتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میرے لبوں پہ صبح و مسانعتِ مصطفیٰ
 دامن میں لے لیا مجھے رحمت نے آپ کی
 گنجِ کرم ہے، کانِ سخا نعتِ مصطفیٰ
 قرآن میں بھی حکمِ خدا نعتِ مصطفیٰ
 میری زبان پر ہو سدا نعتِ مصطفیٰ
 ممکن نہیں کہ دوں گا بھلا نعتِ مصطفیٰ
 مجھ کو لیا ہے غم سے بچا نعتِ مصطفیٰ
 بارِ خدا، یہ کیسی عطا نعتِ مصطفیٰ
 ذائل کبھی نہ ہو یہ جو نعتِ مجھے ملی
 مدحِ رسول سے رہوں ہر وقت شاد کام
 محشر کے روز بھی یہی پہچان ہو میری
 مولیٰ کریم بھی مجھے بلوا کے زیرِ عرش
 خلدِ بریں میں سید و سرور میرے کہیں
 اُسکو بلائیں کیسے کرے ہے میری ثناء
 نعتِ رسول کی ملی سوغات پیر سے
 اپنا بنا لیا ہے مرے شاہ نے جب مجھے
 موت و حیات ہو میری حُبِ رسول میں
 توصیف سب پہ فرض ہے حُسنِ حبیب کی
 عشاق کا علاج کریں گے طبیب کیا
 جاری رہے خدایا سدا نعتِ مصطفیٰ
 جود و عطا کا باب کھلا نعتِ مصطفیٰ
 ہے دو جہاں کی نور و ضیاء نعتِ مصطفیٰ
 لازم ہوئی بشر پہ ثناء نعتِ مصطفیٰ
 کرتا ہوں رب سے میں یہ دُعا نعتِ مصطفیٰ
 ہر دکھ میں آسرا ہے میرا نعتِ مصطفیٰ
 جس وقت بھی ہوں پڑھنے لگا نعتِ مصطفیٰ
 مقصودِ حق ہے ہر لقا نعتِ مصطفیٰ
 لکھتا رہوں بہ شوق و ادا نعتِ مصطفیٰ
 جاری رہے زباں پہ سدا نعتِ مصطفیٰ
 وردِ زباں ہو وصلِ علی نعتِ مصطفیٰ
 فرمائیں ذکرِ یارِ سنا نعتِ مصطفیٰ
 پڑھتا ہے ایک میرا گدا نعتِ مصطفیٰ
 ہم بھی سنیں تو اُس سے ذرا نعتِ مصطفیٰ
 فرماتے مجھ کو مدحِ سرا نعتِ مصطفیٰ
 بابِ کرم ہے مجھ پہ بھی دانا نعتِ مصطفیٰ
 لب پر یہی ہو صبح و مسانعتِ مصطفیٰ
 جاری ہو لب پہ ذکرِ خدا نعتِ مصطفیٰ
 ہے مرضِ عشق کی یہ دوا نعتِ مصطفیٰ

جب تک ہے دم میں دم رہے سرکار کا کرم
 ہے شاعروں کی مشقِ سخن گو ہزار ہا
 سرکارِ دو جہاں سے یہ نعمت مجھے ملی
 نسبت ہے ایک مجھ کو بھی حضرتِ حسان سے
 روحِ بلائ نے مجھے آغوش میں لیا
 میں کیا ہوں اور کیا میری اوقات ہے شہا
 دنیا و آخرت میں ہو وردِ زبانِ نعت
 وارفتگی شوق ہو ایسی بیان میں

اس خاکسار پر ہو عطا نعتِ مصطفیٰ
 عنوان مجھ کو یہی ملا نعتِ مصطفیٰ
 پیغام لے کے آئی صبا نعتِ مصطفیٰ
 پڑھتے تھے وہ بھی، میں بھی سدا نعتِ مصطفیٰ
 پھر شوق سے کہا کہ سنا نعتِ مصطفیٰ
 نظرِ کرم سے مجھ پہ عطا نعتِ مصطفیٰ
 چاہوں گا اپنے رب سے جزا نعتِ مصطفیٰ
 ہر شعر آئینہ ہو میرا نعتِ مصطفیٰ

طاہر حزیں کی ہے یہ تمنا میرے خدا

پیشِ نبی پڑھے یہ گدا نعتِ مصطفیٰ

135187

نعت کیا ہے؟

- نعت کیا ہے؟ سید عالم کی درباری کا نام
- نعت کیا ہے؟ ذوق و شوق و سوز پنہانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ کشتیِ دل کی نگہبانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ جلوہ تفسیر **مَنْ رَأَى** کا نام
- نعت کیا ہے؟ مصطفیٰ کے وجہ تابانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ عرش کی قدیلِ نورانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ سورہ یوسف کی پیشانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ **لِي مَعَ اللَّهِ** وقتِ لاٹانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ مخزنِ انوارِ سبحانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ شاہ کے اوصافِ طولانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ مصطفیٰ کی شانِ شایانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ عقل اور دانش کی حیرانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ زینتِ گلزارِ یزدانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ گوشہٴ رضواں کی گلدانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ خاص وصفِ نوعِ انسانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ عاشقوں کی زوہِ ایمانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ ربِ اکبر کی مہربانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ سوزِ رومی، شیرِ گیلانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ ختمِ میری ہر پریشانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ ملکِ گویائی میں سلطانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ عشق سے بھرپور جوانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ گوہرِ اسرارِ سبحانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ لم یزل کے حسنِ لاٹانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ حسن اور خوبی کی پیشانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ قلزمِ عرفاں کی افشانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ مظہرِ تفسیرِ قرآنی کا نام
- نعت کیا ہے؟ **فَاذْكُرُونِي** حکمِ ربانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ معدنِ اسرارِ صمدانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ مدحتِ محبوبِ ربانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ نعمتِ حق، سزِ عرفانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ رحمتِ حق کی فراوانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ نورِ جان و جانِ جانانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ چشمہٴ عرفانِ حقانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ خاصِ اطف و کرمِ رحمانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ عارفوں کے ذوقِ عرفانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ عشقِ غوثِ پاکِ جیلانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ سازِ جامی، پیرِ منگانی کا نام
- نعت کیا ہے؟ ساقیِ کوثر کی مہمانی کا نام

نعت کیا ہے؟ چارہ سازِ مرضِ روحانی کا نام

نعت کیا ہے؟ مونسِ رنج و پریشانی کا نام

نعت کیا ہے؟ بیکسوں کے ساز و سامانی کا نام

نعت کیا ہے؟ مہرِ عالم کی ثناءِ خوانی کا نام

نعت کیا ہے؟ بندۂ شہ کی مدحِ خوانی کا نام

نعت کیا ہے؟ عشق میں طاہر کی جولانی کا نام

نعت کیا ہے؟ یار کے انوارِ نورانی کا نام

نعت کیا ہے؟ غمگسارِ دردِ پنهانی کا نام

نعت کیا ہے؟ ہجر کی مشکل سے آسانی کا نام

نعت کیا ہے؟ بے نواؤں پر مہربانی کا نام

نعت کیا ہے؟ شاعری کی صف میں سلطانی کا نام

نعت کیا ہے؟ ہم غلاموں کی غلامانی کا نام

الہی! مجھے ہولقائے محمدؐ

الہی! مجھے ہو لقائے محمدؐ
 دمِ واپس بھی یہی ہے تمنا
 سراج منیرا کی نورانی ضو سے
 غرض دین و دنیا کی ہرگز نہیں ہے
 محمدؐ کے جلوؤں میں کھو جاؤں ایسا
 ہو دل سے فراموش ہر ایک حسرت
 شب و روز، ہر وقت، ہر لمحہ میرے
 حبیبِ خدا کی محبت میں مرنا
 ہے تخلیقِ عالم کی منشاء محمدؐ
 گھلی شرح تفسیر جب مَنْ رَانِي
 ہوا كُنْتُ كَنْزًا سے جو نورِ ظاہر
 جو الہام و وحی کے گنجِ خفی ہیں
 ہے رحمتِ خدا کی جو ہر شے پہ چھائی
 یہ ارض و سما ہو کہ فردوسِ اعلیٰ
 مجھے ہی نہیں انکی اُلفت کا دعویٰ
 یہ عرفان و ایقان و علم و بصیرت
 میرے خانہ دل کو آباد کر دے
 ابوبکرؓ و فاروقؓ، عثمانؓ و حمیدؓ
 میرے پیارنے بے مجھے یہ بتایا

میری جان و دل ہو فدائے محمدؐ
 زباں پر ہو جاری ثنائے محمدؐ
 سیاہ قلب کو جگمگائے محمدؐ
 مجھے چاہیے خاکِ پائے محمدؐ
 دکھائی نہ دے کچھ ہوائے محمدؐ
 فقط دل رہے بتائے محمدؐ
 خیالوں کی دُنیا پہ چھائے محمدؐ
 یہی چاہتا ہوں خدائے محمدؐ
 بنائے جہاں ہے بنائے محمدؐ
 لقائے خدا ہے لقائے محمدؐ
 وہی نورِ خلوت سرائے محمدؐ
 وہی دہر میں ہیں لُنائے محمدؐ
 وہ رحمتِ مجسم بن آئے محمدؐ
 بنائے گئے ہیں برائے محمدؐ
 کہ سارا جہاں ہے فدائے محمدؐ
 ملا صدقہٗ خاکِ پائے محمدؐ
 خدائے محمدؐ برائے محمدؐ
 انہی سے ہویدا ضیائے محمدؐ
 لقائے خدا ہے، لقائے محمدؐ

نہ میں کچھ ہوں، اور نہ ہی اوقات میری

ہوں ادنیٰ سا ظاہر گدائے محمدؐ

جانثارانِ رسولِ مہِ کاملِ ہم ہیں

جانثارانِ رسولِ مہِ کاملِ ہم ہیں
آپ کے گیسوئے خمدار کے بسملِ ہم ہیں

ہفت سیدِ ابرارِ ملی ورثہ میں
ذہر میں درد کی سوغات کے حاملِ ہم ہیں

اپنا مذہب ہے فقط عشقِ رسولِ اکرم
یوں شب و روز تیرے عشق کے گھائلِ ہم ہیں

حق تعالیٰ نے کہا **فَاتَّبِعُونِي** جب سے
شہِ بطحا کی اطاعت کے ہی قائلِ ہم ہیں

جلتا رہتا ہے دل و جاں میں محبت کا چراغ
ایسے الطاف و کرم کے کہاں قابلِ ہم ہیں

نہیں قرآن سے عشاق کا ایماں ثابت
نجدی پاگل ہیں جو کہتے ہیں کہ پاگلِ ہم ہیں

چاک کرتے ہیں سر بزم ابھی دامنِ دل
تیرا دل بھی کہیں مجروح ہے کہ گھائل ہم ہیں

یا عبادی سے پکاریں میرے مالک مجھ کو
قاسمِ رزقِ خداوند کے سائل ہم ہیں

دل جلوں سے نہ پڑا واسطہ زاہد تجھ کو
خود ہی جاہل ہو مگر کہتے ہو جاہل ہم ہیں

زُہد و تقویٰ تو محبت کے سوا کچھ بھی نہیں
شکر الحمد کہ اس عشق میں کامل ہم ہیں

بندگانِ درِ دولت ہیں ازل سے تیرے
لاج رکھیے کہ بڑے بزدل و بے دل ہم ہیں

فقر و فخری کی صدا جب سے پڑی کانوں میں
رات دن ہستی مٹانے پہ ہی مائل ہم ہیں

نام و ناموس کی طاہر کو نہیں کچھ بھی غرض
یار پہ خود کو مٹانے کے ہی قائل ہم ہیں

قبلہ دل، کعبہ جان رسول عربی

قبلہ دل ، کعبہ جان رسول عربی
تجھ پہ سو جان سے قربان رسول عربی

پھر دکھائیں زرخ پُر نور میرے شاہ مجھے
پورے مضطر کے ہوں ارمان رسول عربی

خُلق سے آپ کو خُلق نے نوازا
خُلق ہے آپ کا قرآن رسول عربی

سارے عالم کو ہدایت کیلئے نورِ ازل
آگے صورتِ انسان رسول عربی

نجد میں قیس کی روح اب بھی پریشان پھرے
میری روح اور ہے دامن رسول عربی

آپ کی شان ہے خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاَوْلٰى
بڑھ رہا مرتبہ ہر آن رسول عربی

قدسیوں کا ہے **يُصَلُّونَ** وظیفہ ہر دم
رب اکبر بھی ثناء خوان رسول عربی

رَبُّكَ، دِيْنُكَ کہتا رہے بیشک لیکن
ہے فلاح قبر میں پہچان رسول عربی

حق تعالیٰ کا ہے عرفان اسی کو حاصل
ہو گیا جسکو بھی عرفان رسول عربی

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ہے مقام ارفع
آپ کی شان ہے کیا شان رسول عربی

جب سے نظروں میں بسا جلوۂ محبوب خدا
ہر طرف آپ کا فیضان رسول عربی

ساری مخلوق کو جو کچھ بھی ملا تجھ سے ملا
برکت و نعمت ایمان رسول عربی

شب اسرئی کے ڈارے کو کروڑوں مجرے
چاند تارے تیرے قربان رسول عربی

بے حجابانہ سخن طالب و مطلوب ہے آج
میزباں رب ہے تو مہمان رسولِ عربی

انگی چاہت کے سوادین میں کچھ ہے ہی نہیں
اپنے مذہب کا ہے عنوان رسولِ عربی

آپ کا ہوں تو کوئی فکر مجھے کیونکر ہو
میرے آقا میرے سلطان رسولِ عربی

شاہ کی نظر کرم سے ہی ثناء خواں طاہر
بن گیا ہے میرا دیوان رسولِ عربی

اک مدح سرا ہوں میں تیرا سرورِ عالم

اک مدح سرا ہوں میں تیرا سرورِ عالم
جیسا بھی ہوں اچھا یا بُرا سرورِ عالم

میں قابلِ الطاف و کرم گرچہ نہیں ہوں
ہے لاج میری تجھ کو شہا سرورِ عالم

گر آپ سہارا نہ بنیں ، کون بنے گا
دُکھ درد کے ماروں کا ٹھلا سرورِ عالم

بس آپ ہی اک آسرا ہیں دونوں جہاں میں
ہے کون میرا تیرے ہوا سرورِ عالم

فریاد جو تم سے نہ کروں ، کس سے کروں اور
سنتا ہے کوئی میری صدا سرورِ عالم

ہر سمت سے گھیرا ہے مجھے رنج و الم نے
میرے سبھی دکھ درد مٹا سرورِ عالم

ہے تکیہ غریبوں کا تیرا ہی در والا
تجھ سے ہی ملی بھیک سدا سرورِ عالم

اللہ نے تیرے ہاتھ میں جب دے دیا سب کچھ
ہے سارا جہاں تیرا گدا سرورِ عالم

مولیٰ نے کہا آپؐ کو جب **قُلْ يُعْبَدُ**
بندہ ہوں تیرا ہر دوسرا سرورِ عالم

کھاتا ہے زمانہ تیرے دربار کی خیرات
منگتا ہے تیرا عشاہ و گدا سرورِ عالم

بس ایک تمنا ہے میری وقتِ نزع بھی
ہونٹوں پہ تمہاری ہو ثناء سرورِ عالم

ہو تیری محبت میں میرا جینا کہ مرنا
ہر وقت یہی میری دُعا سرورِ عالم

ہے میرے لئے آپؐ کی دلہیز ہی معراج
اعزاز نہیں اس سے بڑا سرورِ عالم

کس منہ سے کروں شکر تیرا خواجہ بطنیا
دیدار کے لائق نہ میں تھا سرورِ عالم

کیا اب کرم بڑسا ہے بیکار زمیں پر
ہے فضل تیرا، جود و سخا سرورِ عالم

میں کیا ہوں، ندامت سے ہے ٹھک جانا میرا سر
یہ تیرا کرم تیری عطا سرورِ عالم

اے سپہ لولاک لما، فخرِ دو عالم
سو جان سے ہوں تجھ پہ فدا سرورِ عالم

فکڑوں پہ تیرے پلٹے ہیں مجھ جیسے گدا بھی
ورنہ میری اوقات ہے کیا سرورِ عالم

تعریف میں کس منہ سے کروں آپ کی شایا
تعریف کے قابل بھی نہ تھا سرورِ عالم

ہوں مدح سرا اُن کا جو ممدوحِ خدا ہے
ظاہر پہ ہے یہ خاص عطا سرورِ عالم

دشگیری میری فرمائیے مکی مدنی

دشگیری میری فرمائیے مکی مدنی
بن گئی جان پہ ہے آئیے مکی مدنی

اپنے در پر مجھے بلوایئے مکی مدنی
رُخ زیبا مجھے دکھلایئے مکی مدنی

شوق دیدار کیے جاتا ہے بیتاب مجھے
پردہ رُخ سے ندا سرکائیے مکی مدنی

چشمِ رحمت ہو ادھر بندہ بے دام پہ پھر
جانِ عالم ذرا فرمائیے مکی مدنی

بندہ محتاج کو محروم نہ رکھیے آقا
آپ کی تظیر کرم چاہیے مکی مدنی

ہم گنہگاروں کو محشر میں شفیعِ امت
قیدِ زنب سے رہا کروائیے مکی مدنی

گو برا ہوں یا بھلا آپ سے نسبت ہے شہاً
لاج رکھنے مری اب آئیے مکی مدنی

ایک مدت جو سر عرش بریں ٹور رہا
ایک لمحہ وہی دکھلائیے مکی مدنی

مصحفِ رُخ کی حقیقت ہے بیاں سے باہر
پردہ میم کو اٹھائیے مکی مدنی

تیری تصویر ، مصور کا ہے آئینہ تام
پھر تصور میں مرے آئیے مکی مدنی

آپ کی شان و حقیقت کو خدا ہی جانے
فہم ناقص کہاں دوڑائیے مکی مدنی

اسمِ اعظم ہے یہی نامِ محمد! واللہ
ہر رگ و تار پہ بس گائیے مکی مدنی

ہم ہوئے آپ کے اور آپ خدا تعالیٰ کے
حشر سے پھر کیوں گھبرائیے مکی مدنی

میرا دل اور میری جان تصدق تم پر
پھر مجھے قدموں میں بلوایے مکی مدنی

بس یہی عرض و تمنا ہے تیرے طاہر کی
تیری دلہیز پہ مَر جائیے مکی مدنی

میرے آقا میرے سلطان سا کوئی بھی نہیں

میرے آقا میرے سلطان سا کوئی بھی نہیں
 شبِ معراج کے مہمان سا کوئی بھی نہیں

انبیاء آئے، رُسل آئے جہاں میں لیکن
 ہاں مگر صاحبِ قرآن سا کوئی بھی نہیں

لی مع اللہ کا بیاں، رازِ حقیقت کی دلیل
 سزا حق، مظہرِ رحمن سا کوئی بھی نہیں

خاتمِ جملہ رسل، ہادیِ کل، مصدرِ کل
 ساری مخلوق میں اس شان سا کوئی بھی نہیں

صاحبِ جود و سخا، لطف و عطا، مہر و وفا
 حق تعالیٰ کے بُرحان سا کوئی بھی نہیں

نطقِ احمد سے ہی جاری ہوا قرآن و حدیث
 پاک و طاہر تیرے فرمان سا کوئی بھی نہیں

نوع انسان ہی کیا ساری خدائی میں نہیں
تیری عظمت ساتیری آن سا کوئی بھی نہیں

سرور دنیا و دیں ، ثور ازل ، ثور میں
جان عالم ، جان جانان سا کوئی بھی نہیں

کسقدر بالا ہے ایوانِ رسولِ عربیؐ
اور اس حاملِ ایوان سا کوئی بھی نہیں

مسندِ سدرہ پہ بیٹھے ہوئے جبریلِ امینؑ
میری سرکار کے دربان سا کوئی بھی نہیں

عمر فاروقؓ ہو صدیقؓ ہو ، عثمانؓ و علیؓ
خاتم الرسلؐ کے یاران سا کوئی بھی نہیں

بارغ احمدؑ کے ہیں دو پھول حسنؓ اور حسینؓ
مصطفیٰؐ کے گل وریحان سا کوئی بھی نہیں

آلِ اطہر ہو ، صحابہ ہوں کہ ازواجِ رسولؐ
سیدِ والا کے بستان سا کوئی بھی نہیں

نعت خواں دنیا میں لاکھوں ہوئے بیشک لیکن
ہاں مگر حضرت حسانؓ سا کوئی بھی نہیں

غوث بالا ہو، قطب، شیر ہو سردار و کرم
شہہ بطحا کے غلامان سا کوئی بھی نہیں

معرفت ہے یہی عرفانِ شریعت یارو
اس سے بڑھ کر فقر آسان سا کوئی بھی نہیں

شاعری سے ہیں بھری لاکھوں کتابیں بیشک
نعتِ سرکار کے دیوان سا کوئی بھی نہیں

ملتجی آپ کے ہے جود و کرم کا طاہر
مہر و بخشش میں تیری شان سا کوئی بھی نہیں

نگاہِ کرم، تاجدارِ مدینہ

نگاہِ کرم ، تاجدارِ مدینہ
جو تم نہ سناؤ گے ، سُننے کون میرے
کہاں طورِ سینا ، کہاں عرشِ اعظم
ہے محشر میں تاجِ شفاعت تیرے سر
تمہاری طلب میں کہاں سے کہاں تک
تمہارے ہی دم سے ہے رونق جہاں میں
محمدؐ ہی عنوانِ اسلام کا ہے
أولو العزم ہیں قافلہٴ رَسُل میں
صنیٰ و نجی ہو ، ذبیح و مسیح ہو
ازل سے تیرے رُوئے انور کے شاہا
حبیبِ خدا ، شبِ اسری کے دولہا
ہمیں بھی عطا ہو ، نواسوں کا صدقہ
ہو تظیرِ کرم طاہرِ خستہ پر بھی
گرفتارِ غم ، تاجدارِ مدینہ
یہ کرب و الم ، تاجدارِ مدینہ
ہے زیرِ قدم ، تاجدارِ مدینہ
شفیعِ اُمم ، تاجدارِ مدینہ
چلے آئے ہم ، تاجدارِ مدینہ
ہے ہستی میں دم ، تاجدارِ مدینہ
چراغِ حرم ، تاجدارِ مدینہ
رسولِ حشم ، تاجدارِ مدینہ
سبھی سر بہ خم ، تاجدارِ مدینہ
ہیں مشتاق ہم ، تاجدارِ مدینہ
ادھر بھی کرم ، تاجدارِ مدینہ
کہ سائل ہیں ہم ، تاجدارِ مدینہ
میرے قبلہ ام ، تاجدارِ مدینہ

لازم ہے مومنوں پہ محبت حضور کی

لازم ہے مومنوں پہ محبت حضور کی
برتر ہو کائنات سے اُلفت حضور کی

اسلاف کی طرح یہی ایمان ہے میرا
ہو بندگی خدا کی ، اطاعت حضور کی

روزِ جزا کی فکر مجھے اب نہیں رہی
جب سے عطا ہوئی مجھے نسبت حضور کی

رحمت ہی مصطفیٰ کی ، رحمت خدا کی ہے
دونوں جہاں پہ چھائی ہے رحمت حضور کی

خاکِ وٹوری سر کو جھکائے کھڑے ہوئے
اللہ ہی جانتا ہے حقیقت حضور کی

مخلوق سے ولی ہیں ، تو نبیوں سے مُسلّمین
اور سب سے ہے نمایاں رسالت حضور کی

منسوخ ہو چکے سبھی ادیان دہر کے
سرِ چشمہِ ہدیٰ ہے ہدایت حضور کی

تورات ہو ، زبور ہو ، انجیل بھی نہیں
سب ختم اب چلے گی شریعت حضور کی

ارض و سما پہ ، کون و مکاں ، لا مکاں پہ بھی
حکیم خدا سے جاری حکومت حضور کی

عزت و کِسْوٰی کَاسِ اِسْ قَدْرِ
عزت خدا کے ساتھ ہے عزت حضور کی

مگر تکبر پوچھیں گے رَبِّكَ ، دِيْنُكَ
لیکن رہائی ٹھہری شہادت حضور کی

اپنے تو اپنے کہتے ہیں کفار بھی انہیں
الصادق و امین یہ عظمت حضور کی

بدر سے دشمنوں پہ بھی وا دامن کرم
ہے کس قدر بلند مروت حضور کی

دشمن بھی اُنکے لطف و کرم کے ہیں معترف
کس پر نہیں جہاں میں عنایت حضور کی

دنیا میں اور قبر میں ، میدانِ حشر میں
 اُمت کو ہر جگہ ہے ضرورت حضور کی

ساری خدائی ہے ، سر تسلیم اُنکے پیش
 اللہ ! کیا ہے شان و جلالت حضور کی

ہے یہ وہ آفتاب نہ ڈوبے گا جو کبھی
 نصف النہار پر ہے نبوت حضور کی

سجدے میں علم و حکمت و دانش و فلسفہ
 بے مثل ہے جہاں میں بصیرت حضور کی

اللہ کو پسند ہے اُسوۃِ مُصطَفٰیؐ
 اسلام کیا ہے ؟ درس و طریقت حضور کی

گر مصطفیٰ سے پیار نہیں ، دین تو سہم
 تکمیل دین ٹھہری ہے الفت حضور کی

آتا ہے رشک بارہا طاہرِ نصیبؐ
 میرے نصیب میں ہوئی مہلت حضور کی

ہر طرف جاری ہے فیضانِ رسول

دو جہاں گویا ہے ایوانِ رسول
چار سو رحمت ہے احسانِ رسول
دیکھ کر اعجازِ بُرہانِ رسول
بڑھ رہی ہر آن ہے شانِ رسول
کس قدر پھیلا ہے دامانِ رسول
ہر مسلمان کو ہے فرمانِ رسول
ہے میسر جس کو عرفانِ رسول
ہو رہی ہے عظمت و شانِ رسول
خاص ہے یہ عہد و پیمانِ رسول
ہے جہاں جبریلِ دربانِ رسول
ہے وظیفہِ مدحت و شانِ رسول
ہر جگہ جاری ہے فیضانِ رسول
ہے وہی لاریبِ بُتانِ رسول
مجھ سا بیکس ہے ثناءِ خوانِ رسول

ہر طرف جاری ہے فیضانِ رسول
صاحبِ لطف و عطا کے فضل سے
دم بخود ارض و فلک ہیں آج بھی
مرتبہ کوئی بیاں کیسے کرے
دو جہاں کے عاصیوں کو ڈھانپنے
جینا، مرنا ہو رضائے یار میں
بادۂ توحید سے مخمور وہ
وَدَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ سے عیاں
بخشوانا عاصیوں کو حشر میں
اُس درِ والا کی کیا توقیر ہے
سب ملائک اور انس و جان کا
کربلا میں، نجف میں، بغداد میں
آنہیں سکتی خزاں جس باغ میں
شہ کے جود و کرم کا فیض ہے

ظاہرِ خستہ کی ہے یہ التجا

جان و دل سب کچھ ہو قربانِ رسول

لاج ہے میری حبیب دوسرا کے ہاتھ میں

لاج ہے میری حبیب دوسرا کے ہاتھ میں
احمد مرسل ، محمد مصطفیٰ کے ہاتھ میں

میں ہی کیا خلق جہاں ، سب انس و جاں کی لاج ہے
خواجہ بطحا ، شہ ارض و سما کے ہاتھ میں

سب خزانوں کا بنایا رب نے ہے قاسم انہیں
دین و دنیا سب ہے محبوب خدا کے ہاتھ میں

ہے لواء الحمد کا جھنڈا انہی کے ہاتھ میں
حشر سارا ، شافع روز جزا کے ہاتھ میں

صاحب لولاک ہیں وجہ ظہور کائنات
کیا نہیں رکھ خدا نے مصطفیٰ کے ہاتھ میں

ہے ید اللہ سے عیاں دست نبی کا مرتبہ
ہاتھ ہے اللہ کا خیر الوریٰ کے ہاتھ میں

ہر گھڑی ، ہوتا ہی رہتا ہے مقام انکا بلند
وَرَفَعْنَا ذَكَرَہٗ شَانَ عَطَا کے ہاتھ میں

پڑھ رہے ہیں دمبدم سب انس و جان، خور و ملک
ہے لقاے یار میرے دلربا کے ہاتھ میں

مرتبہ شمس الضحیٰ ، بدرالدجی ، صدرالعلیٰ
کیا نہیں رکھا خدا نے مصطفیٰ کے ہاتھ میں

نعتیں لے کر خدا سے ، بانٹتے سب کو ہی
نور کی خیرات ہے نور الہدیٰ کے ہاتھ میں

دامنِ امید کو پھیلا کے ہے سائل کھڑا
حاجتیں اسکی ہیں سب حاجت روا کے ہاتھ میں

اے میرے داور، میرے فریادرس، بندہ نواز
مشکلیں حل کیوں نہ ہوں مشکل کشا کے ہاتھ میں

صرف دنیا میں نہیں قبر و حشر میں بھی مری
لاج اور سب شرم ممدوح خدا کے ہاتھ میں

فکر کیا دنیا و عقبیٰ کا تجھے طاہر حزیں
دور تیری ہے حبیب کبریا کے ہاتھ میں

رسولِ اکرم، حبیبِ عالم ہے مرتبہ بے مثال تیرا

رسولِ اکرم، حبیبِ عالم ہے مرتبہ بے مثال تیرا
ملا خدا سے نہیں کسی کو وہ حُسنِ کامل جمال تیرا

کوئی گدا ہے یا شہنشاہ ہے جھکا کے سر ہر کوئی کھڑا
یہ جاہ و حشمت یہ شان و شوکت ہے سب پہ طاری جلال تیرا

وہ شبِ اسرئی کی پاک ساعت، ہیں منتظر سب نبی، ملائک
یہی ہے معراج کی حقیقت ہوا خدا سے وصال تیرا

زہے مقامات بشری، مملکی اور حقّی تمام تجھ پر
مگر حقیقت رہی معما خدا کو معلوم حال تیرا

معیت ایسی ہے کس کو حاصل، جولی مع اللہ کی ہو مماثل
ہے ختمِ محبوبیت تہی پر قرآن سارا ہے قال تیرا

تمہاری ہر ساعتِ گزشتہ سے آنے والی **مِنَ الْأُولَى**
ہے **وَرَدَّ فَنَّا** سے ذکر ہر دم بلندائے خوشحال تیرا

ہویدا رُخِ والضحیٰ سے تیرا ، تو مثلِ واللیل زلفِ دو تا
ہے خطِ زُخارِ سورہ یسین ظاہراً خدوخال تیرا

حبیبِ ربِّ علی تمہی ہو ، شفیعِ روزِ جزا تمہی ہو
حضورِ انور ، غریبِ پرور ، ہے وصفِ ہر لازوال تیرا

شبِ ولادت ہے لب پہ امت ، تو دمِ آخر بھی لب پہ امت
حیاتِ ساری کا لمحہ لمحہ ہے فکرِ امت خیال تیرا

وہ سید الانبیاء کا چہرہ کہ مظہرِ کبریاء کا چہرہ
ہے مَنْ وَانِیْ کا عکس چہرہ ، جمالِ حق ہے جمال تیرا

یہ پاک صورت ، یہ نور پیکر ، ہے کس قدر دلنشین ملاحظت
یہ رنگ و رونق ، یہ محبوبیت کہ حُسن ہے لا یزال تیرا

نہ تم ساتھ کوئی ، نہ ہی اب ہے ، نہ ہو گا محشر کے روز تک بھی
مثال تیری نہیں بنائی کہ مرتبہ بے مثال تیرا

تمہاری شانِ علی کے صدقے ، تمہارے جود و سخا کے صدقے
ہیں ختم تم پر ہی وصفِ سارے بلندیوں پر کمال تیرا

عجب سماں گلشنِ نبیؐ کا ، چمک رہا چہرہ ہر کلی کا
ہے عکس جس میں نبیؐ ، علیؑ کا ، نرالا اہل و عیال تیرا

جو سُر پہ رکھنے کو میل ہی جائے حضور کا نعلِ پاک طاہر
یہ شرف کیا کم ہے عرش سے بھی بلند و بالا نعال تیرا

غریبوں کی مشکل کشا کرنے والے

غریبوں کی مشکل کشا کرنے والے
 عطا غمزدوں کو شفا کرنے والے
 بھرم رکھنے والے، کرم کرنے والے
قَمِ الْيَلِ إِلَّا قَلِيلًا کہے رب
 وہ غاروں میں رورو کے امت کی خاطر
 بھلایا نہیں فکرِ امت کسی جا
 ہے مخصوص جو اک دعا ہر نبی سے
 شفاعت ہے امت کی مقصود و منشاء
 ہیں سب انبیاء نور کے ممبروں پر
 کہا رب نے بخشی شفاعت ہے تم کو
 ہیں محمود پر آج وہ جلوہ فرما
 خطا کاروں، بدکاروں اور عاصیوں کو
 تیرے در پہ مجرم کھڑے سر جھکائے
 نہ بدلے گی صورت تیرے امتی کی
 تمہاری محبت میں سرشار ہر دم
 ہمیں فکرِ عالم سے کیا غرض و غایت
 میرے چارہ گر، میرے داور محمد
 ہمیں دونوں عالم کی شاہی میسر

فقیروں کی حاجت روا کرنے والے
 غم دو جہاں سے رہا کرنے والے
 عطا کرنے والے، وفا کرنے والے
 نوافل کو شب بھر ادا کرنے والے
 خدا سے یہی التجا کرنے والے
 یہاں بھی، وہاں بھی، دُعا کرنے والے
 وہی آپ روز جزا کرنے والے
 حشر میں یہی اک نام کرنے والے
 مگر سر بسجود رہا کرنے والے
 اٹھا چہرہ عرض و صدا کرنے والے
 ہمیشہ سے حمد و ثناء کرنے والے
 غمِ معصیت سے رہا کرنے والے
 کرم چاہتے ہیں بخفا کرنے والے
 خوشا امتی سے وفا کرنے والے
 دل و جان اپنی فدا کرنے والے
 حبیبِ خدا کی ثناء کرنے والے
 میرے دردِ دل کی دوا کرنے والے
 درِ مصطفیٰ پر گدا کرنے والے

کوئی آج تک خالی لوٹا نہیں ہے حبیبِ خدا سے صدا کرنے والے
تمہارے ہیں اور در پڑے ہیں تمہارے تمہیں یاد صبح و مسا کرنے والے

غلامانِ درِ طاہر و مظہر ، اختر

غلاموں پہ لطف و عطا کرنے والے

کہاں تک بیاں ہو کمالِ محمدؐ

کہاں تک بیاں ہو کمالِ محمدؐ
 جمالِ خدا ہے ، جمالِ محمدؐ
 محمدؐ کی تعریف نام محمدؐ
 محمدؐ کا رتبہ کوئی کیسے سمجھے
 شریعت کی تعریف کچھ اس قدر ہے
 طریقت کا رستہ یہی میں نے سمجھا
 یہی معرفت اور عرفانِ حق ہے
 حقیقت کی منزل ہے تیرا نہ ہونا
 فرض سب پہ ہے اُن کا اُسوۂ کائنات
 عیاں مَنْ دَافِعٍ سے ہے وصلِ موئی
 ہے مسلک یہی میرا شربِ یحییٰ ہے

نہیں ہے جہاں میں مثالِ محمدؐ
 جلالِ خدا ہے ، جلالِ محمدؐ
 رَفَعْنَا ہے ذکر و خیالِ محمدؐ
 کہ ہے عرشِ زیرِ نعالِ محمدؐ
 شریعت فقط قیل و قالِ محمدؐ
 تصوف ہے جذبہ و حالِ محمدؐ
 میر ہو ہر دم وصالِ محمدؐ
 سرآپا ہو عکسِ جمالِ محمدؐ
 نمایاں جہاں میں خصالِ محمدؐ
 خدایا ! عطا ہو وصالِ محمدؐ
 رہے دل میں ہر دم خیالِ محمدؐ

ہے پہچانِ محشر میں طاہر کی اتنی

غلامِ غلامانِ آلِ محمدؐ

ملی جب سے تیرے در کی گدائی

ہوئی فکرِ دو عالم سے رہائی
تمہارے عشق نے خیرات پائی
ملی تیرے وسیلہ سے رہائی
کہ جس میں عاصیوں کی ہے سہائی
ہر او گنہگار پر چادر ہے چھائی
تیرے در کی ملی جب خاکپائی
میرے آقا تیرے در کی گدائی
بیاں کیا ہو نہیں طاقت گویائی
ہے مجھ لاچار کو خود ہی دکھائی
وہی کہتا ہوں جو تُو نے سکھائی
نہیں آواز میں بھی خوش نمائی
کرم کے ہاتھ سے آواز آئی
ہوئی سرشار ہے ساری خدائی
میرے لب پر تیری مدحت سرائی
یہی ہے بے نوا کی بے نوائی
تمہاری آس ہے جو کھینچ لائی
دیئے جاتا ہے اک سائل دوہائی

پڑا دلہیز پر طاہرِ حزیں ہے

تیرے دربار تک میری رسائی

ملی جب سے تیرے در کی گدائی
کہاں میں اور کہاں محبوب بیٹھائی
نزع میں ، قبر میں ، روزِ حشر میں
میرے شاہ تیری چادر کے میں صحت
چھپائے پکیں و لاچار لاکھوں
مجھے دنیا و عقبی سے غرض کیا
کہ ہفت اقلیم کی شاہی سے بہتر
تیری شانِ عطا ! اللہ اکبر
تیرے جود و کرم نے راہ تیری
میرے بس میں کہاں تو صیف تیری
میری عقل و بصیرت ، فہم ناقص
میری بے جان تاروں میں کسی کے
تمہارے عشق میں اے جانِ عالم
یہ الطاف و کرم ہے خاص مجھ پر
یہ نعمت ہو کبھی ذائل نہ مجھ سے
میرے لہجہ رکھنا لاج میری
جبین شوق کو در پر ٹھکائے

سید الانبیاء سے نسبت ہے

سید الانبیاء سے نسبت ہے
 میری نسبت نے پایا عز و شرف
 یہی نسبت بنی وسیلہ مری
 میری حاجت سے باخبر ہیں وہ
 اب تو مشکل رہی کوئی بھی نہیں
 جانِ رحمت ہیں جب حضور میرے
 مجھے محشر کی کچھ نہیں پروا
 حق تعالیٰ کا مجھ پہ خاص کرم
 مہی ہوں قربان اُن چٹانوں پر
 آپ سے در کو، در سے ہے سگ کو
 دم بخود اُس کے سامنے قدسی
 دونوں عالم سے بے نیاز ہے وہ
 نور دریا ہے ، نور ہی قطرہ
 نور ، من نورہ کا چاروں طرف
 خیر تم سے ہے خیر خلقِ خدا
 فخر جتنا کروں مگر کم ہے
 در گھلا ہے جہاں میں بخشش کا
 سید المرسلین ، سیدِ مگل
 میرے آقا میرے رسولِ کریم

طاہر خستہ بھی ہے مدح سرا

مجھ کو تیری ثناء سے نسبت ہے

میں ہوں غلام حضرت خیر الانام کا

میں ہوں غلام حضرت خیر الانام کا
خیر البشر، حضور علیہ السلام کا

ہے چاند آسمانِ نبوت کا مُصطفیٰ
ہے فیض چارسو اسی ماہِ تمام کا

ہے آبرو بشر کی محمدؐ کے نام سے
سارا جہان صدقہ اسی پاک نام ہے

لوح و قلم سے کرسی و عرشِ علیؑ سے بھی
اعلیٰ مقام مرقدِ خیر الانام کا

جاری ہو رہی کی دھرتی میں اسلام کا نظام
منشور ہے رسول علیہ السلام کا

لَا تُرْفَعُونَ فِي ادبِ رِسَالَتِ مَآبِ كَا
اللہ دے رہا ہے سبق احترام کا

تَنْقِصِ دَائِمًا سَا هُوْنِي يَهِي چھوڑ دو
اُنْظُرْنَا الْفِظَآجِ سَا تَهْمِرَا كَلَامِ كَا

ہیں دو جہاں کی نعمتیں اُسوۂ پاک میں
فرمان ہے صریح یہ رب الانام کا

کعبہ و سدرہ ، مسجد اقصیٰ بھی گزر گاہ
ہے عرشِ زیرِ پا میرے ، عالی مقام کا

پیغامِ حق کا بابِ مکمل ہے آپ پر
فیضانِ ہر طرف ہے خدا کے پیام کا

تظہرِ حبیب نے جسے سرشار کر دیا
محتاج کیا رہے گا وہ بادۂ و جام کا

میں کس شمار میں ہوں ، نہ اوقاتِ کچھ مری
جو کچھ ہوں صدقہ آپ کے ذکرِ مدام کا

احباب کر رہے ہیں جو مجھ سے محبتیں
سارا کرم ہے آپ کے فیضِ دوام کا

توصیف آپ کی ہے لبوں پر میرے شہا
طاہرِ حزیں میں ایک یہی وصف کام کا

ساری دنیا میں کوئی ہے میرے آقا جیسا

ساری دنیا میں کوئی ہے میرے آقا جیسا
سید کون و مکان ، خواجہ بطحا جیسا

صفیں باندھیں ہیں کھڑے اقصیٰ میں مرسل سارے
مقتدا کون ہے پھر حضرت والا جیسا

شب اسرئی کو سجایا گیا اُن کی خاطر
کون ہے عرشِ معلیٰ کے دولہا جیسا

قَابَ قَوْسَيْنِ تک بات نہیں او ادنیٰ
مرتبہ کس کو ملا خواجہ بطحا جیسا

انبیاء آئے رسل آئے جہاں میں لیکن
پر نہیں آیا کوئی بھی میرے آقا جیسا

آپ کی نظرِ عنایت کے طلب گار ہیں ہم
کون ہے مہر و وفا میں مہِ طیبہ جیسا

آپ کے در سے ہی ملتی ہے ضیاء عالم کو
آپ کا در ہے گھلا باب عطا کا جیسا

کوئی اس شان سا آیا ، نہ کبھی آئے گا
مرتبہ میں ہو جو معراج کے دولہا جیسا

سید و سرور و سرکار و سالار و سلطان
ہاتھ کس کا ہے تیرے دستِ ید اللہ جیسا

ہے کہا امِ نبیٰ نے خَرَجَ مِنْ نُوْرٍ
شام کے قصرِ حک ، نُور کا دریا جیسا

نور والے بھی ہیں پاتے تیری خیرات شہا
نُورِ مَنْ نُورِہُ یُورِہُ خدایا جیسا

آپ کی ذات ہے بُرْحَانِ خدائیدِ کریم
انبیاء میں بھی نہ کوئی میرے آقا جیسا

ابوبکرؓ اور عمرؓ ، حیدرؓ و عثمانؓ غنیؓ
چار یارانِ نبیؐ ، عکسِ نبیؐ کا جیسا

خُلد میں سید و سالارِ جوانِ حسن و حسین
عورتوں میں ہے کوئی فاطمہ زہرا جیسا

ہابِ جنت کا ہے نگرانِ میرا مولیٰ علی
کون ہم مرتبہ ، شانِ اَسدِ اللہ جیسا

سارے اصحاب کا ایمان اسی پر کامل
کوئی دنیا میں نہ آیا شبہ والا جیسا

بس اسی بات پہ ہر بات ختم ہوتی ہے
نہ کوئی تجھ سا ہے اور نہ تیرے مولیٰ جیسا

ساری مخلوق جھکی جاتی ہے اُن کے در پر
مرتبہ کس کا ہے طاہر میرے آقا جیسا

میری آنکھوں نے جب سے روضہ سرکار دیکھا ہے

میری آنکھوں نے جب سے روضہ سرکار دیکھا ہے
جدھر بھی دیکھتا ہوں آپ کا دربار دیکھا ہے

مدینہ میں مقید ہی نہیں سرکار جلوہ
ہے دیکھا جس طرف بھی جلوہ سرکار دیکھا ہے

زمین و آسمان، تحت العزلیٰ سے عرش انشم تند
جہاں دیکھا وہاں ہی آپ کا پر چار دیکھا ہے

سر عرشِ علیٰ چشم تصور سے ہے جب دیکھا
خدا دیکھا نہیں بس احمد مختار دیکھا ہے

نہیں ایسی جگہ ہم نے سنی جو ان سے خالی ہو
کہ حاضر اور ناظر ہر جگہ وہ یار دیکھا ہے

خدا جب ہی چھپا ان سے نہیں، پوشیدہ پھر کیا ہے؟
خدا کے بعد رتبہ میں وہی دلدار دیکھا ہے

نگاہوں میں بے کیسے کوئی صورت۔ حسینوں کی
کہ جب سے خواب میں وہ رُوئے پُر انوار دیکھا ہے

کہاں وہ خدو خال و خوشنمائی ، رنگ اور صورت
کہاں وہ قد و قامت حُسن کا شہکار دیکھا ہے

جنہوں نے ایک لمحہ کے لئے دیکھا نہیں بیشک
حشر میں بھی اُنہی کے عشق میں سرشار دیکھا ہے

فقط اصحاب ہی شیدا نہیں اُس حُسنِ کامل کے
دو عالم کو اسیر گیسوئے خمدار دیکھا ہے

وہ جو دو ہیں اور انکا تیسرا مولیٰ تعالیٰ ہے
جہاں میں اور بھی عاشق ہیں یارِ غاڑ دیکھا ہے

ہے جلوہ اور پَر تو ہر طرف انکا جدھر دیکھو
کہ ہم نے جس طرف دیکھا اُدھر ہی یار دیکھا ہے

قلم کو توڑ بیٹھے ہیں ، لکھیں تو کیا ، بتائیں کیا ؟
جنہوں نے ایک لمحہ احمد مختار دیکھا ہے

میرے آقا، میرے سرور، میرے مولیٰ، میرے ذاور
جہاں میں آپ سے بڑھ کر نہیں غمخوار دیکھا ہے

تو ہی ماویٰ فقیروں کا، تو ہی بلجا غریبوں کا
قیموں پر تیرا دستِ کرم ہر بار دیکھا ہے

تمہارے در سے خالی آج تک کوئی نہیں لوٹا
جہاں میں رحمت و بخشش کا یہ دربار دیکھا ہے

نگاہیں منتظر ہیں پھر جمالِ یار میں گم ہوں
میں پھر نازاں ہوں قسمت پر کہ رُوئے یار دیکھا ہے

لبِ خیرالوریٰ سے بولتا قرآن دیکھا ہے
وہ ایسا آئینہ ہے جس میں عکسِ یار دیکھا ہے

پڑھی جب سے حدیثِ لی مع اللہ سوچتا ہوں میں
نہیں معلوم مجھ کو میں نے کیا اسرار دیکھا ہے

انہیں دیکھا، انہیں جانا، یہی معراج ہے میری
کہ طاہر نے فنا ہو کر جمالِ یار دیکھا ہے

خواجہ بطحا، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم

خواجہ بطحا، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
بشر سر آبا، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

ختم رسل، سرکارِ دو عالم، رحمتِ عالم جانِ دو عالم
فخرِ جہاں، فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم

باغِ ارم کی رونق و زینت، لوح و قلم کی عظمت و شوکت
زیرِ قدم ہے عرشِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

بہر و ماہِ جود و سخاوت، جانِ رحمت، ابرِ عنایت
ساقی آبِ کوثر و زمزم صلی اللہ علیہ وسلم

بشری، نوری، حقیقی عظمت، لی مع اللہ رازِ حقیقت
منظہرِ حق، سلطانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

جس کو ملا، جو کچھ بھی ملا ہے، جتنا ملا ہے آپ کے در سے
اللہ بے عیب، آپ ہیں قاسم صلی اللہ علیہ وسلم

گلشنِ ہستی کا ہر پتہ ، آپ کی توصیف میں یکتا
مدیح سراہر قطرہ شبنم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی عزت و عظمت اور شاں ، رب اکبر بھی ہے ثناء خواں
سارا عالم ، عاجز و سرختم صلی اللہ علیہ وسلم

ملتی خیر ہے آپ کے در سے ، سارا عالم خیر کوثر سے
خلق خدا کے ارحم و اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھ لو اے الحمد کو سارے ، حشر میں آپ کے دستِ کرم میں
آئے آپ کے زیر پرچم صلی اللہ علیہ وسلم

جاہ و حشم کیا قیصر و جم ہے ، عرب و عجم دو جگ سرختم ہے
آپ کے در پر صاحب عالم صلی اللہ علیہ وسلم

بیکس و کتر ، عاصی و مفلس ، عاجز و ادنیٰ آئے در پر
آپ ہی سب کے مونس و ہدم صلی اللہ علیہ وسلم

ٹوری ، ناری ، بادی ، خاکی ، آبی ہر اک والہ و شیدا
پڑھتے نعتیں ہر بل ، ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

شوقِ زیارت رکھتا مجھ کو ہے ہر پل بیتاب و مضطر
دل مشتاق ہے، آنکھیں پر نم صلی اللہ علی وسلم

نہ میں در اقدس کے قابل، نہ ہی کچھ اوقات مری ہے
سب سے ادنیٰ طاہر خادم صلی اللہ علی وسلم

مجھ پہ ہر لمحہ میرے خیر الوریٰ کا ہاتھ ہو

مجھ پہ ہر لمحہ میرے خیر الوریٰ کا ہاتھ ہو

سرورِ کونین ، محبوبِ خدا کا ہاتھ ہو

رحمتِ بر دوسرا کا ہاتھ ابرِ نور ہے

عاصیوں کے سر پہ یاربِ مصطفیٰ کا ہاتھ ہو

ہے ید اللہ روئے قرآنِ خواجہ بطحا کا ہاتھ

ہر گھڑی سایہِ فلکنِ احمدِ پیا کا ہاتھ ہو

سورج لٹے پاؤں پلٹے ، چاند دو ٹکڑے کرے

پیکرِ قدرت نہ کیوں پھرِ مصطفیٰ کا ہاتھ ہو

آپ کے ہاتھوں سے جاری چشمہ آبِ رواں

کیوں نہ ہو اعجازِ محبوبِ خدا کا ہاتھ ہو

لاج ہے ہاتھوں میں تیرے ساری مخلوقات کی

روزِ محشر بھی سبھی کے سرِ شہا کا ہاتھ ہو

آپ سے ہی عرض ہے اور آپ ہی کی ہے غرض
ہر گھڑی مجھ پر میرے مدنی پیا کا ہاتھ ہو

خاتمِ جملہ زسل ، شمعِ سُبُل ، مولائے گل
سیدِ لولاک ، پیارے مصطفیٰ کا ہاتھ ہو

آپ کا دامن میسر ہو مجھے روزِ جزا
اور سر پر آپ کے جود و سخا کا ہاتھ ہو

آپ کی نظروں کے صدقے ہے جہاں میں آبرو
روزِ محشر بھی شفیعِ دوسرا کا ہاتھ ہو

سیدِ ثقلین ، سلطانِ جہاں ، محبوبِ گل
حضرتِ احمد رسولِ مجتبیٰ کا ہاتھ ہو

آپ کی اُلفت میں جینا اور مرنا ہو نصیب
وردِ لب یا مصطفیٰ ، صلِ علی کا ہاتھ ہو

جس قدر بھی مشکلیں ہیں ، ختم سب ہو جائیں گی
میرے سر پر جب میرے مشکل کشا کا ہاتھ ہو

کوئی حاجت ہی نہیں میری جو پوری نہ ہوئی
ہاتھ میرے جب میرے حاجت زوا کا ہاتھ ہو

اے میرے شمس الضحیٰ، بدرالدجی، صدر العلی
دونوں عالم پر تیرے دستِ دُعا کا ہاتھ ہو

نور کی خیرات پانے آگئے نوری بھی سب
نور کی سرکار پر نور الہدیٰ کا ہاتھ ہو

دیکھ کر عظمت تیری، ہر ایک اے مختارِ کل
دم بخود حاضر کھڑے لطف و عطا کا ہاتھ ہو

۵

ہے یہی عرض و تمنا میں اکیلا نہ رہوں
ساتھ میرے ہر گھڑی تیری وفا کا ہاتھ ہو

شاعرِ دربار ہیں حسانِ بھی اور کعبؑ بھی
میرے سر پر بھی تیرے مدح سرا کا ہاتھ ہو

آپ کے در پر پڑا ہوں اے حبیبِ کردگار
میرے ہونٹوں کو عطا تیری ثناء کا ہاتھ ہو

سائلِ دربار کی اوقات کیا، مانگے گا کیا
بخشش و رحمت، کرم، جود و سخا کا ہاتھ ہو

بس یہی اک عرض ہے میدانِ محشر میں شہا
طاہر خستہ پہ ممدوحِ خدا کا ہاتھ ہو

آپ کے در کا گدا ہوں یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے در کا گدا ہوں یا نبی
گو بُرا ہوں یا بُھلا ہوں یا نبی

آپ ہیں اُمید گاہِ عاصیاں
آپ کے دامن چھپا ہوں یا نبی

آپ ہیں مشکل کشا ، حاجت روا
آپ سے ہی مانگتا ہوں یا نبی

آپ کے بُو کچھ تمنا ہی نہیں
آپ کو ہی چاہتا ہوں یا نبی

آپ سے ہی غرض ہے بندہ نواز
آپ ہی کے در پڑا ہوں یا نبی

اس سے بڑھ کر شرف کیا چاہوں گا میں
آپ کا جب ہو گیا ہوں یا نبی

اے میرے داور، میرے فریاد رس
بخرِ عصیاں میں گھرا ہوں یا نبیؐ

پھنس گئی منجدھار میں تیا میری
دے رہا تجھ کو صدا ہوں یا نبیؐ

کیجیے چارہ میرا، اے چارہ ساز
آپ کا مدحت سرا ہوں یا نبیؐ

آپ کی نظرِ کرم شامل رہے
ساتھ میرے جا بجا ہوں یا نبیؐ

دین و ملت، عقل و دانش کو لیے
آپ کے در پر جھکا ہوں یا نبیؐ

سوزِ صدیقِ نبوت کے طفیل
آپ کو ہی مانگتا ہوں یا نبیؐ

مذہبِ طاہرِ حزیں عشقِ رسولؐ
خاکِ بطحا پر فدا ہوں یا نبیؐ

محمد منظر نورِ خدا ہیں

محمد منظر نورِ خدا ہیں
 محمد رازدارِ **هَلْ آتَى** ہیں
 محمد سز لولاک لما ہیں
 محمد تاجدارِ دوسرا ہیں
 محمد چشمہ آبِ بقا ہیں
 محمد صبحِ اول کی ضیاء ہیں
 محمد قلمِ مہر و وفا ہیں
 محمد پیکرِ لطف و عطا ہیں
 محمد قاسمِ رزقِ خدا ہیں
 محمد مصطفیٰ شمسِ **الضحیٰ** ہیں
 محمد مصطفیٰ صدرِ **العلیٰ** ہیں
 محمد مجتبیٰ و مرتضیٰ ہیں
 محمد عبیدہ شانِ **ولا** ہیں
 محمد حامدِ حمد و ثناء ہیں
 محمد ہی جہاں کی ابتداء ہیں
 محمد ہی بنائے دوسرا ہیں
 محمد رونقِ ارض و سما ہیں
 محمد **لِی مَعَ اللّٰہِ** کی ادا ہیں
 محمد حقِ تعالیٰ کی رضا ہیں
 محمد سرورِ ارض و سما ہیں
 محمد شاہدِ **قَالُو بَلٰی** ہیں
 محمد نورِ جانِ کبریاء ہیں
 محمد والی ملکِ خدا ہیں
 محمد حاملِ صلِ علیٰ ہیں
 محمد بندہٗ مولیٰ نما ہیں
 محمد گوہرِ کانِ **حیا** ہیں
 محمد صاحبِ جود و سخا ہیں
 محمد رحمتِ حق کی ردا ہیں
 محمد مصطفیٰ بدرالدجیٰ ہیں
 محمد مصطفیٰ نورِ **الہدیٰ** ہیں
 محمد یسین و **طہ** ہیں
 محمد راز دارِ **لا الہ** ہیں
 محمد پاک ممدوحِ خدا ہیں
 محمد ہی جہاں کی انتہاء ہیں
 محمد ہی لقائے کبریاء ہیں
 محمد زینتِ عرشِ علیٰ ہیں
 محمد **لَكَ ذِكْرَكَ** کی صدا ہیں
 محمد نورِ حق ، سزِ **الہ** ہیں

محمد مخلق میں خیر الوریٰ ہیں
 محمد شافعِ روزِ جزا ہیں
 محمد دادرس شاہ و گدا ہیں
 محمد وارثِ دینِ الہ ہیں
 محمد ہی میرے مشکل کشا ہیں
 محمد مرضِ عصیاں کی دوا ہیں
 محمد پردل و جاں سے فدا ہیں
 محمد ہی ہمارا مدعا ہیں

محمد آئینہ ہیں حق نما ہیں
 محمد طاہرِ خستہ کے شاہ ہیں

سرکارِ دو جہان کا جلوہ ہے لا جواب

سرکارِ دو جہان کا جلوہ ہے لا جواب

قرآنِ پاک کا یہی چہرہ ہے انتساب

ہے راہِ مستقیم ہی ذاتِ نبی کریم

عبداللہ بن عباسؓ کی تفسیر الکتاب

رُخ کی تمازت اور حُسن کا بیاں ہو کیا

باغِ ارم میں جیسے کہ ہستا ہوا گلاب

چکا ابو البشرؐ کے جو ماتھے بشکلِ نور

پھر اسجدوا لادم رب نے کیا خطاب

وہ نورِ حق تھا؟ نورِ محمدؐ کہیں جسے

قطرہ وہی ہے، بحر وہی ہے، وہی حُباب

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ ظاہر حدیث سے

تکمیلِ دین ٹھہری تیرے عشق کی شراب

اللہ کی رضا ہے تمہاری رضائے پاک
باب کرم خدا کا کھلا ہے تمہارا باب

تم مقتدا ہو اور نبی سب ہیں مقتدی
اللہ نے کیا ہے تمہارا ہی انتخاب

محبوبِ ربِ عرشِ علی ، شاہِ دوسرا
پایا عظیم مرتبہ ٹونے اے حق مآب

سوزِ صدیق اور دلِ مرتضیٰ کی خیر
امت کا ہے نصیب میرے شاہِ محو خواب

ماویٰ و بلجا ، مقصد و مقصود بس توئی
ہم کو طلب نہیں ہے امیدِ جزا ، ثواب

نغمہ و ساز و سوز سے کیا ، تو اگر نہ ہو
تیری طلب ہے غرض نہیں چنگ اور زباب

دونوں جہاں میں آسرا میرا تمہاری ذات
قدموں میں اپنے رکھنا یہی عرض ہے جناب

اللہ ! بارگاہِ حبیبِ خدا کی شان
منسوب ہے جو آپ سے ہر چیز لا جواب

کافر بھی معترف ہیں تیری ذات کے شہا
ہے کس قدر شفاف تیرا عالم شباب

اوسان منکروں کے اڑے دیکھ حشر میں
میزان پر ہیں بیٹھے وہی تمکنت مآب

شانِ حبیب کو ہی دکھانا ہے روزِ حشر
لولاک والے، صاحبِ محمود ہیں جناب

ارض و سما کی رونقیں سب آپ ہی سے ہیں
ہے آپ کے بغیر یہ سارا جہاں سر آب

امت پہ تیرے کرم کی چادر تنی ہوئی
کیا فکر پیش ہو تیری رحمت ہے بے حساب

طاہر کو کچھ نہیں ہے فکر روزِ حشر کا
حاصل ہے نعت مجھ کو تیرے عشق کا نصاب

میرے آقا میرے سرکار مدینے والے

میرے آقا میرے سرکار مدینے والے
میں تمہارا ہوں طلب گار مدینے والے

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ تیری شانِ ارفع
اے میرے احمدِ مختار مدینے والے

دید ہے آپ کی دیدارِ الہی مجھ کو
مَنْ رَأَى كَا هُوَ اظہارِ مدینے والے

تاجِ لولاکِ لِمَا سَہِ عِیَاں شَانِ تیری
حقِ تعالیٰ کے ہیں شہکارِ مدینے والے

تارے مُرسل ہیں سبھی چاند ہے ماہِ طیبہ
سارے نبیوں کے ہیں سردارِ مدینے والے

جس جگہ ساری خُدائی ہے عَلَا مَانہ کھڑی
اللہ اللہ تیرا دربارِ مدینے والے

خَلَقَ كَوِ عَشْقِ الْهَبِيِّ كِي مَلِي بھيك اُن سے
قافلہ عشق کے سالار مدینے والے

شوق کا منہ لیے پھرتے ہیں مارے، مارے
پھر دکھائیں زرخ انوار مدینے والے

أَرِنِي أَنْتَ حَبِيبِي وَطَيْبِ قَلْبِي
اک جھلک جلوہ دیدار مدینے والے

دُنیا و عقبی سے کچھ غرض نہیں ہے اس کو
جو تیرے عشق میں سرشار مدینے والے

صدقہ حسنینؑ کا قدموں میں بٹا لو مجھ کو
اپنی حالت سے ہوں بیزار مدینے والے

ہوں غلام ابن غلام ابن غلام ابن غلام
یہی سرمایہ دل زار مدینے والے

طاہر خستہ کی یہ عرض میرے بندہ نواز
جان و دل نذر ہو سرکار مدینے والے

چاہیے مجھ کو محبت آپ کی

چاہیے مجھ کو محبت آپ کی
ہرگز کی طاری ہو چاہت آپ کی

آپ کا ہوں، آپ کے در پر پڑا
چاہیے لطف و عنایت آپ کی

اے میرے بندہ نواز و کار ساز
کس قدر مجھ کو ضرورت آپ کی

والدین، اولاد، اپنی جان سے
والہانہ ہے محبت آپ کی

تب میرے ایمان کی تکمیل ہے
سب سے بڑھ کے جب ہو الفت آپ کی

مجھ کو بتلایا میرے اسلاف نے
بندگی رب کی، اطاعت آپ کی

وہ کبھی راہِ خدا سے کیا ہٹے
جس کو مل جائے ہدایت آپ کی

سارے عالم کے لئے ہے ضابطہ
جادۂ حق ہے شریعت آپ کی

یہ سلوک و معرفت ، یہ تزکیہ
ہے تصوف ہی طریقت آپ کی

لی مع اللہ سے اشارہ یہ ملا
سب سے پوشیدہ حقیقت آپ کی

کوئی کیا سمجھے گا اور جانے گا کیا
یا رسول اللہ بصیرت آپ کی

جب خدا ہی آپ سے نہ ٹھپ سکا
کیا کہوں کیسی بصارت آپ کی

آپ رب کے اور رب ہے آپ کا
دونوں عالم پر حکومت آپ کی

دم بخود حاضر کھڑی ہے کائنات
واہ! کیا جاہ و جلالت آپ کی

مقتدی سارے نبی ہیں صف بہ صف
شب اسری ہے امامت آپ کی

صاحب تورات ، انجیل و زبور
سب کی نظروں میں ہے صورت آپ کی

سید لولاک ، سالارِ ازل
کیا نبوت اور رسالت آپ کی

حق تعالیٰ کی جسے رحمت کہیں
در حقیقت ہے وہ رحمت آپ کی

مجھ کو جو کچھ بھی ملا ہے آپ سے
ہے عطاءے دستِ نسبت آپ کی

علم و دانش عقل ہو یا ذوق و شوق
خیر سے قاسم ہے قدرت آپ کی

میں کہاں قابل تھا مدحت کیلئے
میرے آقا ہے یہ شفقت آپ کی

کس قدر طاہر پہ ہے لطف و کرم
میرا منہ ہے اور مدحت آپ کی

نامِ نبی کو جب بھی لیا ہے دُعا کے ساتھ

نامِ نبی کو جب بھی لیا ہے دُعا کے ساتھ
پیغامِ باریابی ملا ہے صُدا کے ساتھ

اُنکے وسیلہ سے ہوئی مقبول ہر دُعا
جو کچھ ملا ہمیں تو ہے صلِ علی کے ساتھ

انکا وسیلہ حضرتِ آدم سے پوچھیے
توبہ ہوئی قبول وسیلہٴ شاہ کے ساتھ

جو کچھ بھی مل رہا ہے، وسیلہ اُنہی کا ہے
مُعطیٰ خدا ہے قاسمِ رزقِ خدا کے ساتھ

کیا کچھ نہیں ملا تیری عالی جناب سے
سب کچھ ملا ہے ہم کو شہِ دوسرا کے ساتھ

ہم کو بتایا کلمہٴ طیب نے بر ملا
ذکرِ خدا ہے، ذکرِ حبیبِ خدا کے ساتھ

عرفانِ حقِ تعالیٰ ہمیں آپ سے ہوا
اللہ بھی ملا ہے ہمیں مصطفیٰ کے ساتھ

جو کچھ ملا ہے خلق کو، دستِ رسول سے
جو کچھ ملے گا وہ بھی تمہاری دعا کے ساتھ

تیری غلامی میں ہے دو عالم کی سروری
ہے اولیاء نے پایا شرفِ مصطفیٰ کے ساتھ

محشر میں ہوں گے اپنے اماموں کے ساتھ لوگ
مجھ کو بھی رکھنا شاہِ میرے راہنما کے ساتھ

کوئی کسی کے ساتھ ہے، کوئی کسی کے ساتھ
اپنا تو کارواں ہے رسولِ خدا کے ساتھ

محشر میں آج امتِ احمد کی دھوم ہے
کیا شانِ پائی نسبتِ خیر الوریٰ کے ساتھ

پیوستہ آج ہیں سبھی جود و عطا کے ساتھ
ہیں عاصیوں کو فکر ہی کیا مصطفیٰ کے ساتھ

اُمت پہ آج ہے درِ رحمت گھلا ہوا
ہے جو بھی کلمہ گو میرے شمس الضحیٰ کے ساتھ

اچھے ہیں اُنکے ساتھ بُرے بھی ہیں اُنکے ساتھ
رحمت ہے آج آپ کی شاہ و گدا کے ساتھ

محروم آج کوئی رہے گا نہ کلمہ گو
بابِ کرم گھلا ہے نبی کی دُعا کے ساتھ

راضی کرے گا مالک و مولیٰ، اُنہی کو آج
یہ فیصلہ ہوا ہے حبیبِ خُدا کے ساتھ

ہم مصطفیٰ کریم کے جب ہیں تو فکر کیا
درِ بخشش و عطا کا گھلا پیشوا کے ساتھ

اُن کا وسیلہ ڈھونڈتا پھرتا ہے ہر کوئی
ساری خدائی آج ہے مدنی پیا کے ساتھ

میرے کریم مجھ پہ کرم آپ کا رہے
لب پر یہی صدا ہے ہمیشہ دُعا کے ساتھ

دونوں جہاں کی نعمتیں ہم کو عطا ہوئیں
نورِ ہدیٰ، حبیبِ خدا، مجتبیٰ کے ساتھ

ہے کس قدر عروج پہ طاہر نصیب آج
دربارِ مصطفیٰ میں کھڑا ہوں ثناء کے ساتھ

آپ کی نظرِ کرم کا ہی اثر ہے آقا

آپ کی نظرِ کرم کا ہی اثر ہے آقا
ورنہ دامنِ میرا عصیاں سے تر ہے آقا

اور ہے کون جہاں بھر میں میرا تیرے سوا
تیری نسبت کا سدا مجھ کو فخر ہے آقا

ہر جگہ تیرے اشارے سے رہائی ہوگی
بندہ مسکین بھی مشتاقِ نظر ہے آقا

عاصیوں پر ہے تیری ذات ہی بخشش کی دلیل
تیرے ہوتے نہ ہمیں کوئی سقر ہے آقا

آپ ہوتے نہ اگر، پوچھتا کوئی نہ ہمیں
بیکسوں پر تیرا کیا لطفِ نظر ہے آقا

آپ کے ملنے سے مجھ پر ہے گھلا بابِ کرم
کوئی مشکل نہ رہی جب میرے سر ہے آقا

رحمتِ ہر دوسرا ہے تیری رحمت سے اُمید
تیری اُمت کو کوئی فکر نہ ڈر ہے آقا

آپ کے در سے ہی خیراتِ مہلی عالم کو
بخشش و جود و سخا ہی تیرا گھر ہے آقا

صاحبِ کون و مکان نظرِ عنایت مجھ پر
حالِ افتادہ میرا، خستہ جگر ہے آقا

رنج و آلام نے گھیرا ہے مجھے چاروں طرف
کس سے فریاد کروں بس تیرا در ہے آقا

۷

سارے عالم کی جہاں بگڑی کو بننے دیکھا
صاحبِ جود و عطا وہ تیرا گھر ہے آقا

قاسمِ رزقِ خداوند ہیں شاہِ بطحا
اور منگتا تیرا ہر جن و بشر ہے آقا

شاہ بھی مانتے ہیں اُن سے، گدا بھی اُن سے
دینے والا میرا شام و سحر ہے آقا

انبیاء سارے ستاروں کی طرح روشن ہیں
مہر عالم ، مہ تابان مگر ہے آقا

سارا عالم ہے تیرے سامنے طفلِ مکتب
تیرے آگے جھکا ہر ایک کا سر ہے آقا

آپ کی مدح سرائی کے کہاں قابل ہوں
آپ کی نظرِ کرم کا یہ اثر ہے آقا

یہی اعزاز کہ سرکار کے در کا ہوں غلام
سید و سرور و سلطانِ دہر ہے آقا

تیری نسبت کے سوا کچھ بھی نہیں دامن میں
اسی نسبت کا ملا مجھ کو ثمر ہے آقا

مجھ کو ہر وقت نگاہوں میں ہی رکھنا شاہا
نفس و شیطان کا رہتا مجھے ڈر ہے آقا

آپ نہ فکر کریں فکر میری کون کرے
ظاہرِ خستہ تیرا مدحتِ گر ہے آقا

سُنُو! نَعْرَه لَکَا وَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَا

سُنُو! نَعْرَه لَکَا وَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَا
ہر جگہ ڈنکا بجاؤ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَا

زندگی دل کی انہی کے نام سے قائم رہے
دیپ اک دل میں جلاؤ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَا

ہر گھڑی لب پہ رہے نامِ مُحَمَّد صَبْحِ وَ شَامِ
جان و دل سے گیت گاؤ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَا

چاہت سرکار میں مرنا، کہاں کی موت ہے
جاودانی فیض پاؤ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَا

ذکرِ میلادِ انبئی ہو یا کہ معراجِ انبئی
گھر کو گہوارہ بناؤ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَا

دَم میں جب تک دم ہے لب پہ یا محمد ہی رہے
عرس ہر جا پر مناؤ یا رسول اللہ کا

ہم رسول اللہ کے ، عالم رسول اللہ کا
تیر منکر پر چلاؤ یا رسول اللہ کا

اسوۂ سرکار میں ہیں دو جہاں کی برکتیں
راستہ سب کو دکھاؤ یا رسول اللہ کا

آشتی اور امن کا رستہ جہاں میں ہے یہی
ہر نگر پرچم لگاؤ یا رسول اللہ کا

ہے میری جاں کا وظیفہ عشق ختم المرسلین
عشق ہی رستہ بتاؤ یا رسول اللہ کا

کربلا میں ، نجف میں ، بغداد میں اور اوج میں
لنگر خیرات کھاؤ یا رسول اللہ کا

ہے پس خوردہ انہی کا اپنی قسمت میں نصیب
جس جگہ توشہ اٹھاؤ یا رسول اللہ کا

بے محبت زہد و تقویٰ اور ورع بے سود ہیں

عشق ہی دل میں بساؤ یا رسول اللہ کا

جان، مال، اولاد سے بڑھ کر محبت اُن سے ہو
حکم یہ سب کو سناؤ یا رسول اللہ کا

وَالِدِیۡہٗ، وَوَالِدِیۡہٗا، وَالنَّاسِ وَاوْرُوْجَانِ بَہِی
دین ہے میرا بتاؤ یا رسول اللہ کا

حشر میں طاہر حزیں کی بس یہی پہچان ہو
بندۂ بے دام پاؤ یا رسول اللہ کا

وظیفہ ہے میرا نام محمدؐ

وظیفہ ہے میرا نام محمدؐ
 خدا کے بعد ہر اک شے سے اعلیٰ
 کتاب اللہ ہو، یا احدیہ محمدی
 پیامِ حق ہے، پیغامِ محمدؐ
 محمدؐ عبدہٗ کامل خدا کے
 فہم، ادراک، دانش، عقل سب سے
 خدا کی بندگی، تعظیم احمد
 محبت، خلق، ایثار و اخوت
 زمین و آسمان میں ذکر اُن کا
 ہمیشہ مغفرت امت کی چاہیں
 خدا کو جاگنا اُن کا گراں ہے
 خلق پر کس قدر خالق کی بخشش
 بیاں کیا مصحفِ رُخ کا کروں میں
 جمال و حسن و خوبی اللہ اللہ
 مبارک دن ہوا حُسنِ نبی سے
 کہا شیخِ محقق دہلوی نے
 محمدؐ نام ہی نعتِ محمدؐ
 محمدؐ سزِ حق، سزِ حقائق

میری پہچان ہو محشر میں طاہر

یہی بندہٗ بے دامِ محمدؐ

الہی! کر عطا جامِ محمدؐ
 ہے عز و جاہ و اکرامِ محمدؐ
 کلامِ حق ہے، پیغامِ محمدؐ
 وحی ہو یا، ہو الہامِ محمدؐ
 خدائی جام ہے جامِ محمدؐ
 بہت ارفع ہے اکرامِ محمدؐ
 یہی ہے دین و اسلامِ محمدؐ
 یہ دنیا کو ہے پیغامِ محمدؐ
 کہاں جاری نہیں نامِ محمدؐ
 یہی صبح و مساکمِ محمدؐ
 منزل سزِ آرامِ محمدؐ
 دیا محبوب انعامِ محمدؐ
 سرآپا نور ہے فامِ محمدؐ
 عرش سے ماورا گامِ محمدؐ
 بہت پر نور ہے شامِ محمدؐ
 ”مدارج“ زینہٗ بامِ محمدؐ
 عجب تعریف ہے نامِ محمدؐ
 خدا کا منظرِ تمامِ محمدؐ

سراجاً مُنیراً حبیبِ خدا ہیں

سِرَاجًا مُنِيرًا حَبِيبَ خُدا ہیں

دو عالم کے مختار میرے پیا ہیں

ہے کاسہ بکف ہر کوئی اُن کے آگے

کہ مُعْطٰی خُدا ہے وہ قاسمِ خدا ہیں

صفیٰ و نجیٰ ہو ، زینح و مسیح ہو

سبھی مقتدیٰ ہیں ، وہی مقتدا ہیں

ہے رحمت جہاں بھر میں مشہور ان کی

وہ رحمت مجسم ، وہ رحمتِ خدا ہیں

شفاعت کے سہرہ کی جج و جج انہی سے

شفیعِ امم ، احمدُ مجتبیٰ ہیں

جو فرمائیں اِنَّا لِلّٰہِ رُوٰی مَحْشَر

وہ محمود والے مرے مصطفیٰ ہیں

صدا آئی جبریل کی ہے صمد
رسولِ خدا سب کے حاجت روا ہیں

ابوبکرؓ و فاروقؓ ، عثمانؓ و حیدرؓ
سبھی جلوۂ نور خیر الوریٰ ہیں

جہاں کوئی بھی ساتھ میرے نہ ہوگا
وہاں آپ ہی بس میرا آسرا ہیں

سُنیں آپ نہ تو ، سُنے کون میری
ہو مشکل ہی کیوں ، آپ مشکل کشا ہیں

یہی آرزو ہے صبا اُن سے کہہ دو
رکھو اپنے قدموں میں دیتے صدا ہیں

جبیں سا ہے طاہر درِ مصطفیٰ پر
ازل سے اسی آستاں کے گدا ہیں

لبوں پہ ہو میرے ہمیشہ مدینہ

لبوں پہ ہو میرے ہمیشہ مدینہ
یہی ہے جہاں میں گرم کا خزینہ

مدینہ میں بنتی ہے خیرات رب کی
ہے ملتا وہاں سے ہر اک کو روزینہ

یہ احسان و ایثار، خلق و مروت
وہیں سے ملا زندگی کا قرینہ

مدینہ میں جینا، مدینہ میں مرنا
زمین پر ہے بابِ ارم ہی مدینہ

جو لوح و قلم، عرش و کرسی سے اعلیٰ
وہ آرام گاہِ نبیؐ ہے مدینہ

یہی التجاء ہے حبیبِ خدا سے
ہو تیری محبت میں مرنا کہ جینا

جو تم نہ سُنو گے ، سُنے کون میری
کہ منجد ہار میں اب گھرا ہے سفینہ

میرے آقا تیری عنایت کے صدقے
کھڑا سانلوں میں ہے بندہ کمینہ

مدینہ کی آب و ہوا اور مٹی
ہے سنگریزوں میں بھی شفا کا خزینہ

اے جبلِ ماحد تیری قسمت پہ قرباں
تُو محبوب ہے تاجدارِ مدینہ

قبا و فتح ، قبلتین و اجابہ
مسلم یہی ہیں مساجد پارینہ

مدینہ کے ، نخل و ثمر اور میوے
ہے عجب کھجوروں میں جیسے گنینہ

برستی وہاں پر ہے رحمت کی بارش
میں سو جان سے ہوں نثارِ مدینہ

مدینہ کے دن اور مدینہ کی راتیں

ہے تو روز دن ، اور شب ہے آدینہ

مدینہ ہی دنیا ، مدینہ ہی عقبی
مدینہ ہی خلدِ بریں کا ہے زینہ

ہے فضل و کرم اور لطف و عنایت
مدینہ ہے جو و سخا کا گنجینہ

مدینہ کی رفعت ، مدینہ کی عظمت
بیاں کیا ہو مجھ میں نہیں ہے قرینہ

ہے علم و بصیرت و حکمت وہیں پر
مدینہ ہی عرفانِ حق کا ، فینہ

ازل سے غلامی کا پٹہ گلے میں
کہ اجداد بھی ہیں غلامِ دیرینہ

دمِ واپسی میرے ہونٹوں پہ جاری
تمہارا ہی کلمہ ہو شاہِ مدینہ

یہی اک تمنا ہے طاہرِ حزیں کی
متور مدینہ سے ہو میرا سینہ

میرے لبوں پہ نام رسول کریم کا

میرے لبوں پہ نام رسول کریم کا
جن سے ہوا کلام ، الف ، لام ، میم کا

مجھ سے بیاں ہو آپ کی تو صیغہ کیا عجب
یہ خاص فیض ہے تیرے لطفِ عمیم کا

اک طالب اور ایک ہے مطلوبِ کردگار
بس ہے یہی تو فرق حبیب و کلیم کا

ہے ختم تجھ پہ مہر و عطا بخشش و کرم
قرآنِ عکس ہے تیرے خلقِ عظیم کا

اے پیکرِ جمالِ الہی تیرے نثار
ہے معترف جہاں تیری طبعِ سلیم کا

نامِ خدا کے بعد یہی نام معتبر
ارض و سما میں نامِ محمد کریم کا

والفجر ہے جبین تو چہرہ ہے واضحی
تسین خط رخ ہے رؤف و رحیم کا

توسین ابرو، سرمہ مازاغ نین میں
چادر ہے مدثر تو منزل گلیم کا

دربارِ مصطفیٰ ہے، جہاں میں ارم کا در
اک باغ ہے گھلا ہوا خلد نعیم کا

پوشیدہ کچھ نہیں ہے، تمہاری نگاہ سے
تجھ پر عیاں ہے علم خبیر و علیم کا

جانِ مسیحا جب کہ ہیں سرکارِ دو جہاں
حکمت کا باب گھل گیا رب حکیم کا

ایسا کوئی کہاں ہے کہ تجھ سا کہیں جسے
ثانی نہیں ہے کوئی بھی دُرِ یتیم کا

پاؤں زمیں پر ہے تو آواز خلد میں
کیا مرتبہ و شان ہے تیرے ندیم کا

جود و سخا ، عفو و کرم ، بندہ پروری
برتر جہاں سے حلم ہے میرے حلیم کا

لکھتا ہوں جب بھی نعت رسول خدا کی میں
کھلتا ہے باب کرم کا بادِ شمیم کا

میرے خیال کی ہے تیرے دم سے آبرو
چھایا رہے خیال ہی آقا کریم کا

بیٹھے بٹھائے گھر میں ہی سرشار کر گیا
طاہر حزیں کو بطحا سے جھونکا نسیم کا

سید الانبیاء کا چہرہ

سید الانبیاء کا چہرہ
واضحیٰ جس کو حق تعالیٰ کہے
ہر طرف چہرہ محمدؐ ہے
شرح تفسیر مَنْ رَانِيَ بھی
تیرا چہرہ ہے اے حبیبِ خدا
دید ٹھہری ہے جس کی دیدِ خدا
زلف و ایل، چشم ہے مازاغ
ظلمتِ شب کی تیرہ دتی میں
بھیک پائیں گے تیرے چہرہ کی
ساری مخلوق کی نظر اُن پر
نور کے ممبروں پہ بیٹھے نبی
بخش دی تیری ساری امت ہے
سارے عالم میں دھوم ہے جسکی
مقتدی سب نبی ہوئے تیرے
سدرۃ المنتہیٰ زکے جبریل
قَابَ قَوْسَيْنِ مرتبہ پایا
نہیں اس کی مثال کوئی بھی
کہیں حامد ہے حمد میں ہے یہی

منظہر ذاتِ کبریاۓ چہرہ
کیا حبیبِ خدا کا چہرہ
ابتداء اور انتہا چہرہ
صورتِ حق ہے آپ کا چہرہ
وجہِ تخلیقِ دوسرا چہرہ
میرے خیر الانام کا چہرہ
سیر و الشمس ہے تیرا چہرہ
صبح صادق ہے آپ کا چہرہ
حشر کو بھی ہمیں دکھا چہرہ
وہی حال اَنَا لَهَا چہرہ
اُن کا سجدے میں ہے پڑا چہرہ
اب تو دلبر میرے دکھا چہرہ
احمدِ پاک، آپ کا چہرہ
مقتدا ہے بنا تیرا چہرہ
پر کہیں یہ نہیں رُکا چہرہ
زینتِ عرشِ کبریاۓ چہرہ
یہی چہرہ ہے حق نما چہرہ
کہیں یہ پڑ تو خدا چہرہ

اوّل ، آخر ہوا ، یہی باطن
 عاشقوں کے لئے رسولِ خدا
 سارے اسرار کھل گئے اُس پر
 دونوں عالم میں عاشقوں کے لئے
 میرا مقصود ہر دو عالم میں
 جسکو دیکھے خدا کی یاد آئے
 سرورِ سروراں ، رسولِ کریم
 ہمارا عالم نثار ہے جس پر
 اور ظاہر بھی یہ ہوا چہرہ
 زوئے قرآن ہے تیرا چہرہ
 جس نے ایمان سے پڑھا چہرہ
 کچھ نہیں اور ما سوا چہرہ
 آپ کا چہرہ ، آپ کا چہرہ
 وہی ولیوں کا بخدا چہرہ
 دو جہاں کی ضیاء تیرا چہرہ
 وہی ظاہر کا مدعا چہرہ

دل میں ہر پل جستجوئے یار ہو

دل میں ہر پل جستجوئے یار ہو
آنکھ مجھ رُوئے پُر انوار ہو

میرا سر اور خواجہ بطحا کا در
اس طرح جاں حاضر دربار ہو

اے قضا پھر خوش نصیبی اور کیا
کیوں نہ مرنے کی طلب سو بار ہو

۷

میں ہوں بے کس، بے نوا، بے آسرا
تم ہی داور، دادرس، دلدار ہو

اے کریم و کارسازِ دو جہاں
ناخدائے عاصی و لاچار ہو

شافعِ محشر، شفیعِ المذنبین
ہم گنہگاروں کے تم غمخوار ہو

دامنِ رحمت میں جس کو ڈھانپ لیں
پھر نہ ہرگز وہ کبھی فی التار ہو

صاحبِ لولاک، اے بندہ نواز
دین و دنیا کے مرے مختار ہو

اپنا دیوانہ بنا لیں، خود مجھے
کرم بالائے کرم سرکار ہو

گردشِ ایام میں نیا مری
آپ کی تظیر کرم سے پار ہو

آپ کی مہر و محبت شرط ہے
اس سے آگے جیت ہو یا ہار ہو

مست و بیخود، والہ و فیدا ہوا
جس پہ بھی تظیر کرم اک بار ہو

زوئے پرتویر جو بھی دیکھ لے
جانثار سید ابرار ہو

آپ کی اُلفت میں جو سرشار ہو
قافلہٴ عشق کا سالار ہو

سر لیے ہاتھوں میں عاشق ہیں کھڑے
رونقِ نوکِ سناں یا دار ہو

چل رہا ہے بادۂ عشقِ رسول
سارا عالم کیوں نہ پھر میخوار ہو

ساقیِ بطحا کی چشمِ مست سے
کاسۂ دلِ عشق سے سرشار ہو

مذہب و مسلک میرا، مشرب میرا
دین کیا ہے مصطفیٰ سے پیار ہو

بندۂ بے دام ہے طاہرِ حزیں
مجھ سے بیکس پر نظر سرکار ہو

اُن کا خیال ہی تو مری کائنات ہے

اُن کا خیال ہی تو مری کائنات ہے
چشمہ یہی جہان میں آبِ حیات ہے

یہ رونقیں ، یہ روشنیاں ، یہ لطافتیں
کس کیلئے ہیں؟ وہ میرے آقا کی ذات ہے

ان کے ہی نور کا ہے یہ فیضانِ چار سُو
روشن اُنہی کے نور سے یہ شش جہات ہے

یہ باغ ، یہ شجر ، یہ ثمر ، اور برگ و بار
ان کے وجود سے ہی سبھی کو ثبات ہے

'سارے جہان کیلئے دستورِ مصطفیٰ
اک ضابطہ حیات ہے ، راہِ نجات ہے

سنتِ رسولِ پاک ہی اسلاف کا طریق
راہِ سلوک ہے یہی ، طرزِ حیات ہے

مُسلم ، اَبی داؤد ، بخاری و داری
ماجہ ، نسائی سب میں تمہاری ہی بات ہے

اُمّت سے اسقدر ہے محبت حضورؐ کی
ہر وقت لب پہ جاری رہی مناجات ہے

چہرے نہیں بدلتے جو اُمّت کے آج کل
سرکار کے وسیلہ سے حاصل نجات ہے

دنیا و حشر ، برزخ و میزان ہر جگہ
سایہ فگن کہاں نہ رہی تیری ذات ہے؟

لوحِ جہاں پہ نقش ہے کردارِ آپؐ کا
اُسوۂ مصطفیٰؐ کو دوام و ثبات ہے

فرمانِ حق بذریعۃ الہام ہو یا وحی
لیکن جہاں میں نطقِ محمدؐ سے بات ہے

میرے کریمؐ جب ہوئے دنیا میں جلوہ گر
دن پیر کا ہے ، گزری دو شنبہ کی رات ہے

معراج پر گئے ، شہ کونین اس لیے
محبوب اور محبت کی ہوئی ملاقات ہے

کلمہ ، نماز ، روزہ و حج و زکوٰۃ سب
ٹھٹھ خدا کا آپ کی لے آئی ذات ہے

گوری جو زندگی مری عشق رسول میں
بس اصل زندگی وہی میری حیات ہے

تیرا کرم نہ ہو تو قیامت ہے زندگی
مجھ پر تمہارا خاص کرم ، التفات ہے

لائق نہیں ہوں تیری نگاہ کرم کا میں
بندہ نواز شاہ کی بخشش کی بات ہے

تکیہ و آسر میرا ، مقصود کائنات
مطلوب دو جہان تمہاری ہی ذات ہے

ورد دل و زبان ہے نام حبیب پاک
ان کیلئے ہی اپنی حیات و مہمات ہے

میں کیا ہوں اور کیا میری اوقات ہے شہا
ظاہر حزیں کی تیرے کرم سے ہی بات ہے

یا رسول اللہ کرم فرمائیے

پھر مدینہ پاک میں بلوایئے
گنبدِ خضریٰ مجھے دکھلایئے
جان ان کے نام واری جائیے
مجھ سے بیکس پر نظر فرمائیے
میری گردن طوق اپنا پائیے
آپ کی نظرِ عنایت چاہیے
اپنے دروازے سے نہ ٹھکرایئے
شافعِ محشر رہا کروائیے
بحرِ عصیاں سے نہ پھر گھبرائیے
شاعری جتنی ہی کرتے جائیے
فہم ناقص جسقدر دوڑائیے
اس سے آگے بات نہ لے جائیے
میم کا پردہ نہ پھر سرکائیے
جان و دل سے نام ان کا گائیے

یا رسول اللہ کرم فرمائیے
ہو نگاہوں کو میری حاصل عروج
دل نثارِ روضہ پر نور ہو
صاحبِ اولاک، اے بندہ نواز
کتر و کہتر سگانِ شہرِ پاک
دنیا و عقبیٰ سے کیا مطلب ہمیں
اے میرے داور، کریم و کارساز
قیدِ ذنب میں ہے گھری امت تری
نا خدا ہوں جب شفیع المذنبین^۴
مدحِ مدوحِ خدا، عاجز ہیں سب
بات ان کی ختم ہونے میں نہیں
آپ رب کے اور رب ہے آپ کا
جب حقیقت ہیں اب کوئی نہیں
اپنی بخشش بالیقین طاہرِ حزیں

ہیں میرے تاجور مدینے میں

سب کے ہیں چارہ گردینے میں
 ان کو سب ہے خبر مدینے میں
 ہادی و راہبر مدینے میں
 شہِ والا کا گھر مدینے میں
 ہیں وہی تاجور مدینے میں
 حق کے مظہر کا گھر مدینے میں
 جانِ ملک و بشر مدینے میں
 آتے شام و سحر مدینے میں
 وہی خیر البشر مدینے میں
 ہیں جھکے سب کے سر مدینے میں
 ایک ایسا ہے در مدینے میں
 نازشِ چشمِ تر مدینے میں
 تکیہ فرما مگر مدینے میں
 وہی مخفی گھر مدینے میں
 حق نما، حق نگر مدینے میں
 وہی شمس و قمر مدینے میں
 موت آئے مگر مدینے میں
 ہے رہی آنکھ تر مدینے میں

ہیں میرے تاجور مدینے میں
 بے خبر کو خبر نہیں ان کی
 حق تعالیٰ کی سب خدائی کے
 ہے زمیں پر بھی خلد کا ٹکڑا
 لی مع اللہ مقام ہے جن کا
 شرح تفسیر قول من رانی
 جن کا ظاہر بشر ہے، باطن نور
 ہیں ملائک سلام پڑھتے ہوئے
 وَرَفَعْنَا سَ ذَکْرَ جَنِّ کَ اَبْلَند
 دم بخود ہیں وہاں پہ شاہ و گدا
 عرش سے بھی مقام نازک تر
 سب کو نظریں وہیں سے ملتی ہیں
 سارے عالم میں حاضر و ناظر
 گنجِ اسرار، مظہرِ انوار
 تاجدارِ حرم، رسولِ حشم
 دونوں عالم نثار ہیں جس پر
 شوقِ دیدار اس طرح غلب
 دیکھ طیبہ سکا نہ جی بھر کے

کھڑا طاہر ہے جھولی پھیلائے

اپنے آقا کے در مدینے میں

ہر طرف چھایا ہوا ہے خواجہ بطحا کا رنگ

ہر طرف چھایا ہوا ہے خواجہ بطحا کا رنگ
دو جہاں میں ہے نمایاں سید والا کا رنگ

رنگ ایسا ہے کہ دو جگہ میں نہیں اسکی مثال
ہے یہ محبوب خدا، معراج کے دولہا کا رنگ

ہے دوکان بیشک مدینہ پاک میں رنگساز کی
بٹ رہا ہے ہر جگہ پر خواجہ بطحا کا رنگ

اپنی چادر جس نے پھیلائی در سرکار پر
رنگ دی ایسی نہ اترے پھر کبھی مولا کا رنگ

جس طرف دیکھا ادھر اس رنگ کا پرچار ہے
کیوں نہ ہو یہ رنگ تو ہے احمد والا کا رنگ

مصطفائی رنگ سے عالم میں ہیں رنگینیاں
ہر طرف چھایا ہوا میرے رسول اللہ کا رنگ

یا عبادی سے بلاتے ہیں میرے آقا مجھے
کر دیا مالک خدا نے دیکھئے مولیٰ کا رنگ

تَخَلَّمُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ كَأَسْبَابِ مَنَشَأِ يَهِي

پیار، ایثار و اخوت ہے میرے آقا کا رنگ

صدق میں، عدل و حیا میں، فقر و استغناء میں

چار یاروں میں نمایاں خواجہ بطحا کا رنگ

صورتِ صدیق میں، فاروق میں، عثمان میں

حیدر کراڑ میں، ہر یار میں، آقا کا رنگ

اہلبیتِ مصطفیٰ، آلِ عبا، حسنین میں

ہر کلی میں پھول میں نورِ حبیب اللہ کا رنگ

صفتِ رنگ سے ہیں سب موصوف اصحابِ رسول

ہر صحابی پر نمایاں ہے شہِ والا کا رنگ

جلوۂ غوثِ الوریٰ میں، پیرِ کرمِ حسین میں

شاہِ بطحا کے غلاموں پر سدا مولا کا رنگ

آپ کے دستِ کرم کی خیر سے شاہِ عرب

اولیاء کے ہاتھ سے ظاہرِ یدِ بیضا کا رنگ

ہاتھ میں کَشکول لے کر ہے کھڑا حاضرِ غلام

ہو عطا ظاہرِ حزیں پر خواجہ بطحا کا رنگ

میرے آقا میرے مدنی پیارے

میرے آقا میرے مدنی پیارے
 ہزاروں حسرتیں لیکر میرے شاہ
 تیرے بحرِ سخا، جود و کرم کے
 اُسے دنیا و عقبی سے غرض کیا
 مجھے اب خوفِ محشر کا نہیں ہے
 میری ہر التجا، فریاد تم سے
 بجز تیرے نہیں کوئی بھی میرا
 میری تیا پڑی منجدھار میں ہے
 تیری نظرِ کرم سے پاک ہوں گے
 میرے آقا، میرے سرور، میرے شاہ
 کہاں ہے آپ کی عفت و عظمت
 تیری مدحت میں جینا اور مرنا
 کوئی مشکل پڑی ہے جب بھی سر پر
 میرے ہر کام میں مشکل ہو جتنی
 تیرا دیدار ہو پھر خواب میں ہی
 تمہارے ہیں، تمہارے ڈر پڑے ہیں
 کہاں میں اور کہاں ممدوحِ خالق

ازل سے ہیں غلامِ در تمہارے
 چلے آئے ہیں پھر تیرے دوارے
 نظر آتے نہیں کوئی کنارے
 ملے جس کو تیرے در کے نظارے
 دیئے رحمت نے تیری جب اشارے
 تمہی ماویٰ و ملجا ہو ہمارے
 جنے جاتے ہیں بس تیرے سہارے
 تمہارا ہی اشارہ اس کو تارے
 خطاؤں کے مرے دفتر ہیں بھارے
 دل و جاں نذر آرتا ہوں تمہارے
 کہاں مدحتِ سرا مُشتِ غبارے
 یہی رہ جائے میری یادگارے
 یہ بے کس، بے نوا تجھ کو پکارے
 میرے شاہ کا اشارہ ہی سوارے
 کہ میرے واسطے رب کے نظارے
 غم و آلام اور فرقت کے مارے
 تیری نظرِ کرم کے فیض سارے

کرم بالا کرم طاہرِ حزیں پر
 ہوئے ہیں آجکل وارے نیارے

کرم جو مجھ پہ ہوا ہے میری اوقات کہاں

کرم جو مجھ پہ ہوا ہے میری اوقات کہاں
آپ کا جود و سخا ہے میری اوقات کہاں

میں تو بے راہ تھا، کچھ پاس نہ تھا زادِ سفر
دینے والے کی عطا ہے میری اوقات کہاں

میں کہاں اور کہاں سیدِ لولاک لہا
مجھ کو جو کچھ بھی دیا ہے میری اوقات کہاں

آپ کے ٹکڑوں پہ ہے اپنا گزارہ اب تک
میرے داتا جو ملا ہے میری اوقات کہاں

آپ کے ہاتھ میں ہی لاج ہے اس بیکس کی
لاج رکھنا کہ گدا ہے میری اوقات کہاں

مجھ کو بلوایا گیا، گو کہ میں قابل بھی نہ تھا
شہِ بطحا کی عطا ہے میری اوقات کہاں

چشمِ حیرت سے کبھی مسجد و روضہ دیکھوں
درِ محبوبِ خدا ہے میری اوقات کہاں

ایک بے حال و پریشان کا اعزاز و شرف
آپ کا مدحِ سرا ہے میری اوقات کہاں

آپ کی نظرِ کرم کا ہے یہ فیضانِ شہاً
میرے لب پر بھی ثناء ہے میری اوقات کہاں

حجرِ عصیاں میں گھرا جب بھی سفینہ میرا
تھام کر پار کیا ہے میری اوقات کہاں

آپ کے جوہ و کرم کا میری نعتیں صدقہ
آپ کا ذکرِ عنی ہے میری اوقات کہاں

سید و سرور و سلطانِ مدینہ کی عطا
وردِ لبِ صلّٰی علیٰ ہے میری اوقات کہاں

آپ کی نظرِ کرم کا ہوں بھکاری آقا
بس یہی عرض و صدا ہے میری اوقات کہاں

کون پوچھے گا مجھے، میں نہیں قابل اس کے
نہ کوئی تیرے سوا ہے میری اوقات کہاں

تیرے قدموں کی اگر خاک میسر ہو مجھے
کرم یہ مجھ پہ بڑا ہے میری اوقات کہاں

نام لوں آپ کا کس منہ سے میرے بندہ نواز
نہ وہ ہونٹوں میں ادا ہے میری اوقات کہاں

مجھ کو بھی دامنِ رحمت میں چھپالیں آقا
یہی ہر لمحہ دُعا ہے میری اوقات کہاں

اپنی اوقات جو دیکھوں تو شرم آتی ہے
مجھ میں کچھ بھی نہ شہا ہے میری اوقات کہاں

میرے سب درد و الم، رنج و پریشانی کی
آپ کے ہاتھ دوا ہے میری اوقات کہاں

میرے آقا، میرے داور کی عنایت مجھ پر
اس لیے مدح سرا ہے میری اوقات کہاں

میری قسمت میں لکھی نعتِ رسولِ اکرم
خاص اعزاز ملا ہے میری اوقات کہاں

آپ کے در کا ہے ادنیٰ سا گدا طاہر بھی
خاص الطاف ہوا ہے میری اوقات کہاں

ورائے فہم ہے شانِ محمدؐ

ورائے فہم ہے شانِ محمدؐ
 محمدؐ خالقِ اکبر کے مہماں
 خدا، احمد کا اور احمد، خدا کا
 کوئی کیسے کرے توصیف ان کی
 یصلون ہے فرمانِ خداوند
 زبور، انجیل اور تورات منسوخ
 اگر ہوتے نہ وہ، کچھ بھی نہ ہوتا
 خدا کے پاس سے جو کچھ بھی آیا
 مِنَ الْاُولٰی سے عزت، شان و شوکت
 ہے عرفانِ خدا سب انبیاء کو
 ملے ہیں معجزے نبیوں کو لیکن
 ملا جب تاج ختم الانبیاء کا
 خدا کا نُور ہے، نُورِ محمدؐ
 ہے کیا عزت و شرف اُس آستاں کا
 نہ بدلے گی مسلمانوں کی صورت
 انہیں کے دم سے ہے رونق جہاں میں
 ہوا جو کُنْتُ كُنْرًا سے ہویدا
 مجھے ہے فخر یہ دونوں جہاں میں
 نثارِ گنبدِ خضریٰ میرا دل

خدا ہے مرتبہ دانِ محمدؐ
 جہاں سارا ہے مہمانِ محمدؐ
 دلیلِ حق ہے برہانِ محمدؐ
 خدا جب ہے ثناء خوانِ محمدؐ
 جہاں سارا ہے ایوانِ محمدؐ
 ہوا نازل ہے قرآنِ محمدؐ
 جہاں کی جان ہے جانِ محمدؐ
 ہوا جاری ہے فرمانِ محمدؐ
 ہمیشہ بڑھ رہی شانِ محمدؐ
 قرینِ رب مگر جانِ محمدؐ
 سرآپا معجزہ شانِ محمدؐ
 ہوا کامل ہے دیوانِ محمدؐ
 خدا کی شان ہے شانِ محمدؐ
 جہاں جبریلِ دربانِ محمدؐ
 خدا کا فضل، احسانِ محمدؐ
 نشانِ بے نشانِ شانِ محمدؐ
 وہی ہے رازدارانِ محمدؐ
 کہ میں ہوں زیرِ دامنِ محمدؐ
 اور میری جان قربانِ محمدؐ

فقط میں ہی نہیں ساری خدائی
 رہے بارانِ رحمت بیکسوں پر
 میتر ہے اُسے ہر ایک نعمت
 ابوبکرؓ و عمرؓ ، عثمانؓ و حیدرؓ
 علیؓ و فاطمہؓ ، شبیرؓ و شبرؓ
 کہیں باقرؓ و جعفرؓ ، موسیٰ کاظمؓ
 میرے غوث الوریؓ، خواجہ کرمؓ میں

نثار تیر مرگان
 میرے مولیٰ بقیہان
 ہوا ہے جسکو عرفان
 یہی ہیں چار یاران
 گل و ریحان گلستان
 شگفتہ سرو بستان
 عیاں جلوہ ہے فیضان

یہی پہچان ہے طاہر حزیں کی
 غلام از غلامان محمدؐ

مجھ پہ بھی ہو میری سرکار تیری نظرِ کرم

مجھ پہ بھی ہو میری سرکار تیری نظرِ کرم
 کر ہی جائے مجھے سرشار تیری نظرِ کرم

صاحبِ لطف و نظر ہر گھڑی ، ہر لمحہ ہو
 شاملِ حال میرے یار تیری نظرِ کرم

پھر زیارت کی تمنا لیے در پر حاضر
 اے میرے سید و سالار تیری نظرِ کرم

آپ کی نظرِ کرم کے ہی سہارے ہم ہیں
 مجھ سے بڑھ کر میری ننھوار تیری نظرِ کرم

دونوں عالم میں تیری نظرِ کرم کا سایہ
 کس جگہ پر نہیں اے یار تیری نظرِ کرم

تیری نظروں کی حقیقت ہے معما سب پر
 حق یہی سب کی نگہدار تیری نظرِ کرم

اس نظر سے کیا چھپے جب نہ چھپا رب کریم
سوتے جاگے کرے دیدار تیری تظیرِ کرم

مردِ مومن کی فراست ہے نظرِ موٹی کی
پھر کہاں پر نہیں سرکار تیری تظیرِ کرم

بختِ خوابیدہ جگانے کے لئے اکِ سائل
ہے کھڑا حاضرِ دربار تیری تظیرِ کرم

آج محکومِ جہاں میں ہے مسلمان تیرا
چاہتے بیکس و لہچار تیری تظیرِ کرم

خوابِ غفلت میں پڑی اُمتِ مرحومہ پھر
کرے اس خواب سے بیدار تیری تظیرِ کرم

آپ بگڑی نہ بنائیں تو بنائے گا کون؟
اے میرے احمدِ مختار تیری تظیرِ کرم

جس نے دیکھا تیری نظروں کو نہ دیکھا کچھ اور
سارا عالم کیا سرشار تیری تظیرِ کرم

کیا بلالِ حبشی اور صہیبؓ و سلمانؓ
ہیں سبھی چاہتے سرکارِ تیری نظرِ کرم

ہے تیری نظرِ کرم ، گنجِ کرم ، گنجِ عطا
مخزن و معدنِ اسرارِ تیری نظرِ کرم

ہے تیری نظرِ کرم ، دُورِ معانی کی امیں
حقِ تعالیٰ کے ہیں انوارِ تیری نظرِ کرم

ظاہرِ خستہ کی ہے عرض و تمنا یہ ہی
میری سرکار ہو اک بار تیری نظرِ کرم

میرا رسول ہے جسے محبوبِ گل کہیں

میرا رسول ہے جسے محبوبِ گل کہیں
خیر الوریٰ کہیں اُسے ، ختمِ رسل کہیں

والشمس ، و القمر کہیں ، والفجر ، والضحیٰ
ایسے خطاب جو انہیں مولائے گل کہیں

شمس الضحیٰ کہیں اُسے بدرالدجی کہیں
صدرالعلیٰ کہیں اُسے شاہِ سبل کہیں

ثور الہدیٰ کہیں اُسے کھفِ الوریٰ کہیں
دافع البلاء کہیں اُسے ہادیٰ گل کہیں

یہ باغ یہ شجر یہ ثمر اور برگ و بار
دم سے ہے آپ کے یہی لالہ و گل کہیں

ہے لانیسیٰ بعدی کا اہواز و مرتبہ
سلطانِ انبیاء کو ہی ختمِ رسل کہیں

اکمل، کمال اُن کا ہے، اجمل، جمال ہے
دونوں جہان کا انہیں محبوبِ گل کہیں

کیا، کیا کہیں حضور کو، سب کچھ حضور ہیں
سلطانِ دو جہاں کہیں شاہِ رُسل کہیں

طاہر کے بس میں ہے کہاں توصیفِ مصطفیٰ
صَلُّوْا عَلَیْہِ جس پہ خُداوندِ گل کہیں

محبوبِ کبریا کو حبیبِ ازل کہیں

محبوبِ کبریا کو حبیبِ ازل کہیں
تخلیقِ کائنات کی وجہِ اصل کہیں

اُن کی مثال ہی نہیں کون و مکان میں
سرکارِ دو جہاں کہیں ، سرِ ازل کہیں

اَظْهَرْتُ حَقَّ تَعَالَى اُنْہی کے سبب سے ہے
ساری خدائی کا انہیں وجہِ اصل کہیں

خیراتِ حسن پائی حسینوں نے آپ سے
حُسنِ خدا کا آپ کو نعمِ المبدل کہیں

دیکھا جنہوں نے حُسنِ رسالت مآب کو
بیاختہ وہ آپ کو حُسنِ ازل کہیں

خاکی و نوری ، ناری و آبی میں اُنکا نور
محبوبِ کبریا کی بھلا کیا اصل کہیں

منزل وہی، مقام وہی، جان و دل وہی
سب کچھ وہی ہیں صاحبِ عقدہ و حل کہیں

منزل کی جستجو میں ہے دانش کدہ فرنگ
مجھ سے فقیر آپ کو منزلِ اصل کہیں

ظاہر ہے کوئی اور تو باطن میں اور ہے
اے چشمِ شوقِ میم کا پروہ بدل کہیں

باطن و ظاہر، اول و آخر ہے اُن کی شان
دہلی کے شیخ، ہند کے فاضلِ اجل کہیں

عشقِ رسولِ پاک ہی سرمایہٴ حیات
اکثر یہ میرے پیرِ بہوق محل کہیں

جینا و مرنا آپ کی چاہت میں ہو نصیب
اتنی سی آرزو ہے، درِ شاہ پہ چل کہیں

ظاہر کی ہے یہ عرضِ بخدمتِ حضور میں
لب پہ تمہارا نام ہی وقتِ اجل کہیں

مکتبہ اہلسنیعہ الدینیہ ساری



پڑھی شرح تفسیر جب مَنْ دَانِسُ
تمہیں دیکھتا ہوں میرے کملی والے

مجھے اپنے قدموں میں منظور کر لیں
یہی چاہتا ہوں میرے کملی والے

نہیں دونوں عالم کی مجھ کو تمنا
تمہیں مانگتا ہوں میرے کملی والے

ملی نعتِ سرکار کی جس کو نعمت
وہ مدحت سرا ہوں میرے کملی والے

نہیں مانگنے کا سلیقہ بھی جس کو
وہی بے نوا ہوں میرے کملی والے

اٹھایا تیرے دستِ رحمت نے مجھ کو
جہاں بھی گرا ہوں میرے کملی والے

یہ علم و بصیرت ملی تیرے در سے
تو لکھنے لگا ہوں میرے کملی والے

فرشتوں کے سروں پر ہے میری سرکار کی چادر

فرشتوں کے سروں پر ہے میری سرکار کی چادر
اٹھائے آرہے ہیں سید ابرار کی چادر

ہیں سارے دم بخود انس و ملائک بزم ہستی میں
جھکائے سر کھڑے ہیں احمد مختار کی چادر

اسی چادر میں ہیں دونوں جہاں کی عظمتیں پنہاں
نرالی شان رکھتی صاحب اسرار کی چادر

گھٹا چاروں طرف چھائی ہے فضل حق تعالیٰ کی
لواء الحمد سے پُر نور ہے سرکار کی چادر

تقدس میں، بجز فضل خدا کے سب سے اعلیٰ ہے
حبیب دوسرا کے فیض اور انوار کی چادر

اسی چادر کی ہے شرح منزل میں، مدر میں
بڑے اسرار کی حامل خدا کے یار کی چادر

یہی چادر پناہ ہے عاصیوں کی ہر دو عالم میں
چھپائے مجرموں کو رحمت سرکار کی چادر

بچھائے پڑ کھڑے ہیں نور کی سوغات لے نوری
گزارا جا رہی ہے مطلع انوار کی چادر

معطر ہیں ہوائیں اور مطہر ہے فضا ساری
نہ ہو کیوں آرہی ہے سید ابرار کی چادر

ہوا ظاہر جہاں میں آئیے تطہیر کا رُتہ
بڑی عظمت کی حامل سید و سالار کی چادر

اسی چادر کا محشر میں ہے تکیہ مجھ پریشاں کو
چھپالے گی مجھے بھی اس میرے غمنوار کی چادر

کھڑا ہے بندہ بیکس آپ کی دہلیز پر طاہر
میرے سر پر رہے آقا تیرے دربار کی چادر

سلام بخسور خیر الانام ﷺ

یاصیب خدا ، سلام علیک
 خاتم المرسلین ، نورِ مبین
 گنج اسرار ، شرح مَنْ دَانِيْ
 مظہر ذات ، صاحبِ لولاک
 کوثر و سلسبیل کے ساقی
 حُسنِ عالم پناہ ، شہِ بطحا
 خیر خلق خدا ، ختمِ رُسل
 اے سراجِ منیر ، مصدرِ کُل
 مصحفِ رُخ پہ مہر و مہ صدقے
 جانِ رحمت ، شفیعِ روزِ جزا
 عرشِ زیرِ قدمِ رسولِ حشم
 کار ساز و کریم ، بندہ نواز
 آپ سے ہی ملی ہدایت ہے
 مقتدی سب ہوئے رسول و نبی
 لاج ہے بیکسوں کی آپ کے ہاتھ
 آپ تکیہ ہیں بے سہاروں کا
 کوئی جس کا نہیں ہے دنیا میں
 والی بیکساں ، رسولِ کریم

خواجہ دوسرا ، سلام علیک
 احمدِ مجتبیٰ سلام علیک
 جلوۂ کبریا سلام علیک
 سید الانبیاء سلام علیک
 شاہِ ارض و سما سلام علیک
 تاجِ عرشِ علی سلام علیک
 میرے خیرالوری سلام علیک
 ہادی و پیشوا سلام علیک
 دُرِّ کانِ حیا سلام علیک
 سرِ جود و عطا سلام علیک
 بندۂ حق نما سلام علیک
 میرے مدنی پیا سلام علیک
 آفتابِ ہدیٰ سلام علیک
 آپ ہیں مقتدا سلام علیک
 رکھے روزِ جزا سلام علیک
 سب کے حاجت روا سلام علیک
 آپ ہیں آسرا سلام علیک
 رہبر و راہنما سلام علیک

نا خدائے جہاں میرے داور
 مشکلیں سب کی ٹانے والے
 تاجدارِ حرم ، نگاہِ کرم
 چارہ سازِ جہاں ، رؤف و رحیم
 قبلہ و کعبہٴ دل و جانم
 گوہرِ کانِ معانی ! تسلیم
 عرض کرتا درِ معالیٰ پر
 آل و اصحاب کے حضور میری
 تاجدارِ سخا سلام علیک
 میرے مشکل کشا سلام علیک
 دے رہے ہیں صد اسلام علیک
 اے میرے دلربا سلام علیک
 دین و ایمانِ ما سلام علیک
 شہریارِ وفا سلام علیک
 طاہرِ بے نوا سلام علیک
 بس یہی التجاء سلام علیک

نعتیہ شعری مجموعہ ”مظہر کرم“

از قلم جناب ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین قادری زید مجدہ منگانی شریف

سال اشاعت: ۱۴۳۱ھ / 2010ء

”شمع ادب حضور“ ۱۴۳۱ھ

”مسن نور خیر الوری“ ۱۴۳۱ھ

قطعہ تاریخ

انوار سے مملو یہ دل اویز صحیفہ
توصیف محمدؐ کا ہے انمول خزینہ

جو لفظ ہے، اک درسِ ادب سرور دیں کا
جو شعر ہے وہ خاتمِ مدحت کا گمینہ

آقا کی لکھی نعت، نہیں بخت ہے طاہر
دل اُس کا ہے سرکار کی اُلفت کا دینہ

وہ جانتا ہے نعت کے آداب بخوبی
آقا کی ثنا کا وہ سمجھتا ہے قرینہ

ہر ایک کو ملتی نہیں توفیقِ ثناء کی
ملتا ہے سعیدِ ازلی کو یہ گنجینہ

یہ دائمی اعزاز و شرف کا ذریعہ
توصیفِ نبی عرشِ سعادت کا ہے زینہ

روشن ہیں دیے جس میں محمدؐ کی ثناء کے
ہے مہیڑا انوارِ خدا ، قلب وہ سینہ

☆☆☆

مجموعہ خوب اس کا ہے گلوارِ ثناء کا
شبابش اُسے ڈیتے ہیں عشاقِ مدینہ

ہے خدمتِ طاہر میں برا ہدیہٴ تبریک
اُس کو ملی مذاہی سلطانِ مدینہ

تاریخِ کبھی ”اوج“ سے طارق نے خوشی سے

۱۰

اے صلِّ علیٰ ، ”عظمتِ سلطانِ مدینہ“

$$۲۰۱۰ = ۲۰۰۰ + ۱۰$$

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

فہرست مؤلفات و مرتبات (2010ء تک)

حضرت علامہ ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین صاحب قادری زید مجتہد

- ۱۔ احادیث نبویہ فی مرویات غوثیہ (سرکار بغداد کی مطبوعہ کتب سے احادیث مع تخریج)
- ۲۔ ہدیۃ النبی (عقائد مسلک اہلسنت والجماعت)
- ۳۔ تحفۃ الرسول (عقائد مسلک اہلسنت والجماعت)
- ۴۔ مرآة الرحمن فی حقیقۃ الانسان
- ۵۔ حقوق العباد (قرآن و سنت کی روشنی میں)
- ۶۔ باب علم نبی فی مناقب علی (علوم مرتضوی کا بیان)
- ۷۔ صحیفہ کرم (وظائف و اوراد قادریہ بقطبیہ)
- ۸۔ سفینہ غوثیہ (تذکرہ مشائخ قادریہ بقطبیہ)
- ۹۔ فقیر سلطانی (تذکرہ حضرت سلطان ہاتھیوان مع نبیرگان)
- ۱۰۔ لمحات قطبیہ (تذکرہ حضرت قطب عالم پیر گلوی)
- ۱۱۔ شیر یزداں (تذکرہ حضرت شیر یزدانی فتحپوری)
- ۱۲۔ تذکرہ شاہ سردار (سوانح حیات حضرت اقدس دہڑوی)
- ۱۳۔ جمال حافظ (سوانح حیات حضرت خواجہ بلو آنوی)
- ۱۴۔ لمحات کرم (سوانح حیات حضرت قبلہ عالم منگانوی)
- ۱۵۔ ”کتاب قطب الہند“ کا تحقیقی جائزہ (ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم کی اس تحقیق کے سیدنا عبدالوہاب

جیلانی کا مزار ناگور، انڈیا میں ہے کی نفی کی گئی ہے)

۱۶۔ دیوان قطبیہ (منظوم کلام حضرت قطب عالم پیر محلوٹی)

۱۷۔ تاج شہر یزدانی (حضور شہر یزدانی فتح پوری، پیر سید فضل حسین شاہ پیر محلوٹی، پیر سید غلام

رسول شاہ کھوہ پاک اور چند مشہور خلفاء کے غیر مطبوعہ خطوط)

۱۸۔ مشکوٰۃ کرم (منظوم کلام حضرت خواجہ بلوآ نوی، حضرت قبلہ عالم منگانوی، حضرت مظہر

الانوار منگانوی)

۱۹۔ تنویر الامرارح اور اوقادریہ (افادات حضرت قبلہ عالم منگانوی)

۲۰۔ اہر کرم (مکتوبات حضرت قبلہ عالم منگانوی)

۲۱۔ فیضان کرم (ملفوظات حضرت قبلہ عالم منگانوی)

۲۲۔ وظائف قادریہ (پاکٹ سائز)

۲۳۔ اہل اللہ کی بے نیازی اور استغناء

۲۴۔ اہل دل کی دل آویز باتیں

۲۵۔ ریاض الکرم (مکتوبات حضرات انجی صاحبان)

۲۶۔ سبیل کرم (مقالات و مضامین)

۲۷۔ رموز و کنوز (علمی، ادبی اور تصوفانہ نکات)

۲۸۔ دست کرم (پہلا شعری مجموعہ، حمد و نعت و مناقب)

۲۹۔ تظیر کرم (دوسرا شعری مجموعہ، نعتیں)

۳۰۔ عکس کرم (تیسرا شعری مجموعہ، حمد و نعت و مناقب)

۳۱۔ نقش کرم (پنجابی کافیاں اور سی حرفیاں)

۳۲۔ آس (اردو غزلیات و رباعیات)

۳۳۔ آہر کرم (مکتوبات) تین جلدیں

- ۳۲۔ ذخائر کرم (ملفوظات) دو جلدیں
 ۳۵۔ بُتان کرم (خطبات)
 ۳۶۔ باران کرم (ملفوظات)
 ۳۷۔ متاع دید (پہلا سفرنامہ حجاز)
 ۳۸۔ کاروان شوق (دوسرا سفرنامہ حجاز)
 ۳۹۔ جادۂ محبت (تیسرا سفرنامہ حجاز)
 ۴۰۔ آئرلینڈ میں کچھ روز (سفرنامہ)
 ۴۱۔ گلستہ کرم (یاران طریقت کا منظوم ہدیہ عقیدت)
 ۴۲۔ یادگار طور (علامہ طور نورانی کا غیر مطبوعہ فارسی و اردو کلام)
 (خصوصی نمبرز مجلہ آئینہ کرم)
 ۴۳۔ حضور قبلہ عالم منکانوی نمبر
 ۴۴۔ سیمینار نمبر
 ۴۵۔ حدیث عشق نمبر



مظہر کرم

۱۳۰

یہ دیوان ”مظہر کرم“ کا ہے صدقہ
دکرنہ میں کیا ہوں میرے کئی والے

میرے داد راز ، کارساز دو عالم
تیرے درگشا ہوں میرے کئی والے

ہیں سکول آنکھوں کے دو پھیرے سے
لگا چاہتا ہوں میرے کئی والے

کرم کی ہو خیرات طاہر تریں پر
سرآپا خطا ہوں میرے کئی والے



مکتبہ کبیرا لائبریری رازی
لاہور